Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

شمارہ 49

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

5/ذوالحجہ 1429 ہجری 4/فتح 1387 ہش 4/ دسمبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ان دنوں حضور انور تامل ناڈ کے دورہ کے بعد کیرالہ کے دورہ پر ہیں اور عنقریب قادیان تشریف لانے والے ہیں۔ انشاء اللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازی عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے

اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آ کر وہ معیار حاصل کرنا جسکی آپؑ نے ہم سے توقع کی ہے ہمارا ہدف یا ٹارگیٹ ہونا چاہئے

دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو روک سکے

اس علاقہ (کیرالہ) کے جتنے لوگوں سے ملا ہوں انکو اخلاص و وفا سے پر پایا ہے

قادیان دارالامان کے بعد بھارت کے کسی مقام پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا پہلا خطبہ جمعہ

......﴿ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸/ نومبر ۲۰۰۸ بمقام مسجد بیت القدوس کالیکٹ کیرالہ بھارت ﴾......

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ہندوستان کے اس علاقے میں بھی آنے کی توفیق دی۔ ۲۰۰۵ء میں جب قادیان آیا تھا تو کیرالہ کے بعض مخلصین کا اصرار تھا کہ کیرالہ بھی ضرور آئیں لیکن حالات ایسے تھے کہ فوری پروگرام نہیں بن سکتا تھا۔ میں نے اس وقت کہا تھا کہ آئندہ انشاء اللہ آنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ نے آج محض اپنے فضل سے اس بات کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ یہ بالکل حقیقت ہے کہ جب تک انسان خود کسی چیز کا مشاہدہ نہ کر لے اسکے بارے میں جو بھی معلومات ہوں صحیح طرح انکا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں اس بات پر اللہ کا اور بھی زیادہ شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہاں آ کر آپ لوگوں سے ملنے اور آپکے اخلاص و وفا کو دیکھنے کا اللہ نے موقعہ عطا فرمایا۔ گو اس علاقے کے جتنے لوگوں سے ملا ہوں انکو اخلاص و وفا سے پر پایا ہے۔ لیکن یہاں آ کر جماعت کو دیکھ کر اور ہر ایک مرد و عورت، بچے، بوڑھے، جوان کو دیکھکر اور انکے اخلاص و وفا کے معیار کو دیکھ کر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر اللہ کے فضلوں کا اندازہ ہوا ہے وہ آپ لوگوں سے ملے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ ان میں انڈونیشین احمدیوں کی طرح کا ڈسپلن اور اخلاص ہے۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ افریقنوں کی طرح کا اخلاص ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ دنیا کے ہر کونے والے احمدیوں کا اخلاص و وفا ناقابل مثال ہے گو کہ اظہار کے طریق مختلف ہیں اور ہندوستان کے اس حصے کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک انداز ہے۔ یہ حصہ جو قادیان سے ہزاروں میل دور ہے اس حصہ کے رہنے والے احمدیوں میں سے شاید بڑی تعداد ایسی ہو جنہوں نے براہ راست خلیفہ وقت سے پہلی بار ملاقات کی ہو لیکن بوڑھے، جوانوں، بچوں میں مَیں نے جو جذبات کا اظہار، آنکھوں میں پہچان اور ایک خاموش اظہار دیکھا ہے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ نظام خلافت کے بعد جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو ختم کر سکے، اسے میں نے دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ کیا ان جذبات کے اظہار کے بعد بھی دوسرے مسلمانوں کو شک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور بھیجے ہوئے نہیں۔ آتے جاتے لوگ احمدیوں کی گرم جوشی اور خوشی کو دیکھ رہے ہیں۔ خلافت سے محبت کا اظہار ہو رہا ہے جو صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جسکو پکڑ کر ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے اور ہماری منزل مقصود اللہ کی رضا کا حصول ہے۔ مرتے دم تک وہ کام کئے جانا ہے جو اللہ کی رضا کے حصول کو آسان بنانے والے ہوں۔ وہ کام کرتے چلے جانا ہے جو اللہ کے رسول کی کامل اطاعت کا حامل بنانے والے ہیں وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس جس جذبے کا اظہار میں نے دیکھا کہ کس طرح یہاں کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی وجہ سے آپکے نظام خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔ اسکو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے اور اسکو اسی صورت میں قائم رکھا جا سکتا ہے جبکہ ہم اس بنیادی مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنے والے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آ کر وہ معیار حاصل کرنا جسکی آپؑ نے ہم سے توقع کی ہے ہمارا ہدف یا ٹارگیٹ ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو خلافت کے متعلق ترانے پڑھنا اور نظمیں پڑھنا تو کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لوگ دنیاوی لیڈروں سے بھی جذباتی تعلق اور عقیدت رکھتے ہیں، دنیاوی مقاصد کے لئے بھی قربانیاں دیتے ہیں لیکن کتنے ہیں جو خدا کی رضا اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی خاطر قربانی دیتے ہیں۔ جو لوگ بظاہر یہ قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں یہ سب نام نہاد قربانیاں ہیں کیونکہ اللہ اور اسکے رسولؐ کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ ان علماء اور لیڈروں کے پیچھے چلکر کرتے ہیں جو خود کسی ایسے رہنما کو چاہتے ہیں جو خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہو اور وہ اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔

پس حقیقی قربانی کا شعور اور مقاصد کے حصول کے لئے راہیں متعین کرنا صرف احمدی کے نصیب میں ہے اور اسکے لئے ہر احمدی کو اس تعلیم کو سمجھتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہے اپنانے اور اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم حقیقی اور سچے احمدی کہلانے کے مستحق ہونگے۔ حضور انور نے اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ اعلیٰ معیار اور ٹارگیٹ ہے جو حضور نے ہمیں دیا ہے انسان کمزور واقع ہوا ہے اس لئے اس ٹارگیٹ کے حصول کے لئے اللہ سے مدد مانگتے ہوئے مسلسل ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے اور اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں طریقہ بھی بتا دیا۔ اور وہ ہے خدا تعالیٰ سے صاف ربط پیدا کرنا، ایک خالص تعلق پیدا کرنا اور وہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب ہم اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنے والے ہونگے اور وہ مقصد پیدائش خدا تعالیٰ نے خود بتایا ہے کہ **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اگر اس مقصد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر حاصل کرنے کی کوشش ہم کرتے رہیں گے تو ان اعمال کے نہ کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی جسکی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

بقیہ خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک آمد اور ہماری ذمہ داریاں

آج سے تین سال قبل ۲۰۰۵ء میں حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد اہل قادیان و احباب جماعتہائے ہندوستان کے لئے ایک مژدۂ جانفزا تھی۔ اسی آمد سے احباب ہندوستان کی وہ یادیں تازہ ہوگئی تھیں جبکہ ۲۰۰۵ء سے ۱۶ سال قبل ۱۹۹۱ء میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے تھے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد دراصل ابر بہار کا وہ پہلی بارش تھی جو برسوں کی خشک زمین کو سیراب کر گئی تھی اور جس کے بعد ہندوستان کے طول وعرض میں وہ پھول کھلے جن کی بھینی بھینی خوشبو آج ہم نئی جماعتوں کی شکل میں پورے ہندوستان میں محسوس کر رہے ہیں۔

دوسری طرف درویشان قادیان، واقفین زندگی اور کارکنان سلسلہ نے حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کے رُخ مبارک کے دیدار اور آپ کی موجودگی سے وہ کچھ فیض پایا اور وہ کچھ حاصل کیا تھا جس سے وہ ۶۶ سال کے طویل عرصہ سے محروم تھے۔ اور پھر آپ کی مبارک آمد سے حضور رحمہ اللہ کے وہ فدائی بھی خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔ جن کو حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ اس سال ربوہ اور پاکستان کے دیگر علاقوں میں حالات کی مجبوری کے تحت چھوڑ کر ہجرت فرما گئے تھے۔ وہ رُخ مہ انور بادِ صبا کے ایک جھونکے کی طرح آیا اور پھر چلا گیا اور جانے کے بعد پھر اپنے مالک حقیقی میں گم ہو گیا۔

احباب ہندوستان انتظار کرتے رہے۔ انتظار کرتے۔ انتظار کرتے رہے، بالآخر ۲۰۰۵ء کا وہ مبارک سال آیا جس سال حضرت اقدس مسیح موود علیہ السلام نے نظام وصیت اور نظام خلافت کی مضبوط بنیادیں قائم فرمائی تھیں ٹھیک اسی سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مظہر خامس سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سرزمین بھارت پر اپنا قدم مبارک رکھا۔ دراصل ۲۰۰۵ء میں آپ کی تشریف آوری اہل بھارت کے لئے ایک پیغام تھی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال قبل ۱۹۰۵ء میں جس خلافت کی بنیاد رکھی اور جس کو دائمی قرار دیا تھا قادیان کی مبارک سرزمین سے ہی سو سال بعد اس کی مضبوطی اور اسکی شان وشوکت کا اظہار ہوگا۔

دنیا نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو پھول کھلائے تھے وہ سب تر وتازہ ہوکر اور اپنی خوشبو کو مہکائے ہوئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک صحبت میں ایک لہلہاتے ہوئے کھیت کی طرح جلسہ سالانہ ۲۰۰۵ء میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ۲۰۰۵ء کے جلسہ سالانہ میں ۷۰ ہزار پروانوں میں سے زیادہ تر وہی لوگ تھے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات اور آپ کی ملاقات نے ان پروانوں میں پھر ایک عجیب اثر کیا۔ الحمد للہ کہ اب پھر حضور انور قادیان اور ہندوستان کی سرزمین کی قسمت چمکانے کے لئے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے مبارک سال میں تشریف لا چکے ہیں اور ان دنوں کیرالہ کے احباب روحانی برکات سے اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں۔ حضور انور جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت فرمائیں گے۔ اور اُمید ہے کہ قریباً دو ماہ تک حضور انور بھارت میں مقیم رہیں گے۔ اسی دوران احباب جماعت ہندوستان کو براہ راست اور احباب جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کو ایم.ٹی.اے. کے توسط سے حضور انور کے خطبات وخطابات سے فیضیاب ہونے کا موقع ملے گا۔

اس مرتبہ حضور انور کی آمد سے قبل قادیان کی عمارات میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسعت ہو رہی ہے۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ کی توسیع ہو رہی ہے۔ مسجد دار الانوار کی توسیع ہو رہی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر، پریس کی بلڈنگ، ایم.ٹی.اے کی بلڈنگ اور دیگر گیسٹ ہاؤسز اور فلیٹس بن رہے ہی۔ امسال چونکہ غیر معمولی بارشوں کا سلسلہ رہا اس لئے ان عمارتوں کی تعمیر میں قدرتی تاخیر ہو رہی ہے لیکن جس تیزی سے کام ہو رہا ہے اس سے اُمید ہے کہ انشاء اللہ حضور انور کی آمد سے قبل یہ تعمیرات ایک حد تک مکمل ہو جائیں گی۔

حضور اقدس کی آمد جہاں ہمارے لئے ایک عظیم خوشی کا پیغام ہے وہیں حضور کی آمد پر ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ حضور اقدس کی مبارک آمد کے باعث ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اس تعلق میں حضور انور کے ۲۰۰۵ء کے قادیان کے خطبات جمعہ اور خطابات سے کچھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے جہاں حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قادیان قیام کے دوران دئے گئے خطبات وخطابات کی یاد تازہ ہو جائے گی وہیں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس ہوگا۔ وباللہ التوفیق۔

خطبہ جمعہ ۱۶/دسمبر ۲۰۰۵ء

۱۶/دسمبر کا خطبہ جمعہ سرزمین قادیان میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پہلا تاریخی خطبہ جمعہ تھا جو قادیان کی مقدس سرزمین سے مسجد اقصیٰ سے پہلی مرتبہ live نشر ہوا اور پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا:

☆-''آج محض اللہ کے فضل سے اس کی دی ہوئی توفیق سے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور نمائندہ کے طور پر مخاطب ہوں۔ آج کا دن عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ایک اور نئی شان سے پورا ہوا... آج یہاں سے براہ راست پہلی دفعہ ایم.ٹی.اے. کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔''

قادیان کی بستی کے متعلق فرمایا:-

☆-''اس بستی میں داخل ہوکر جو روحانی بجلی کی لہر جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اُسے سب احمدیوں کو باہر سے آنے والوں اور رہنے والوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔''

قادیان میں رہنے والوں کو فرمایا۔''آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی میں رہتے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کی خاک نے مسیح دوراں اور امام الزمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے پاؤں دم بدم چومے۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے یا ان کی نسلوں کی ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا جنہوں نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا۔''

فرمایا: ☆-''نہ صرف یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں اللہ کا تقویٰ ہو بلکہ یہاں سے باہر جا کر دنیا کمانے والے بھی ایسے ہوں جن کو دیکھ کر دنیا خوب بخود کہہ اُٹھے کہ یہ حقیقت میں وہ لوگ نظر آتے ہیں جن میں مسیح پاک کی بستی کی روحانی جھلک نظر آتی ہے۔''

فرمایا: ☆-''جو پرانے درویشوں کی اولادیں ہیں ان کے نمونے بہرحال ہر کوئی دیکھے گا۔''

فرمایا: ☆-''نومبائعین یہاں آتے ہیں ان کی تربیت کے لئے بھی آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔

فرمایا: ☆-''قادیان کے احمدیوں میں اخلاص وہ وفا بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید بڑھاتا جائے۔''

(بدر ۲۷/۲۰/دسمبر ۲۰۰۵ء)

خطبہ جمعہ ۲۳/دسمبر ۲۰۰۵ء

فرمایا: ☆-''اللہ سے اس کا فضل مانگتے ہوئے شیطان کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرو۔''

☆-''بڑے پیار وخلوص سے سب لوگ مل رہے ہیں۔ آنکھوں میں پہچان اور جذبات اس شدت کے ہیں اور یہ جذبات بالکل نئے احمدیوں میں بھی ہیں۔ ایک دو سال بیعت کرنے والے نومبائعین میں بھی ایسا لگتا ہے جیسے صدیوں کے بچھڑے ملے ہوں۔

یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کی خلافت کی محبت کی وجہ سے ہے۔''

☆- قادیان کی مختصر آبادی، آنے والوں کے لئے کس طرح خوشی سے اپنے آراموں کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر کمر بستہ ہے۔

☆-''کارکنان یہ یاد رکھیں کہ یہاں وہ کسی جگہ یا خاص قبیلے اور علاقے کے ہونے کی وجہ سے کام نہیں کر رہے بلکہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے کر رہے ہیں اور ایک احمدی کا نمایاں وصف چاہے وہ کہیں کا بھی شہری ہو یہ ہونا چاہئے کہ چونکہ ہم نے اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کیا ہے اس لئے اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتے ہوئے خدمت کرنی ہے۔''

☆-''مہمانوں سے بھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک نیک مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اس کو حاصل کرنے کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں۔'' (بدر ۱۲/۵/جنوری ۲۰۰۶ء)

افتتاحی خطاب...جلسہ سالانہ قادیان ۲۶/دسمبر ۲۰۰۵ء

فرمایا: جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مصرعہ ترتیب فرمایا:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تائید میں الہاماً آپ کو یہ مصرعہ عطا فرمایا:

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بننا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھل کھانے ہیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے تو اس جڑ کی حفاظت کرنی ہوگی۔

فرمایا: ''میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر (یعنی ۲۰۰۵ء میں ناقل) کم از کم ۵۰ ہزار موصیان ہو جائیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً ۱۵ ہزار اور شامل ہوں اللہ

بقیہ اداریہ صفحہ نمبر15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں، خاص طور پر انبیاء کے لئے گواہ بن کر کھڑا ہوتا ہے تو اپنے بندوں پر لگائے گئے ہر مخالف کے الزامات اور جھوٹ کا ردّ کرتے ہوئے گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے معجزانہ حفاظت اور نگرانی کے نظارے دکھائے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت مُھَیْمِن کے تعلق میں معجزانہ حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ)

احباب جماعت اپنی دعاؤں میں رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِی
کی دعا کو بھی ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔
(ایک خواب کے حوالہ سے احباب کو خاص دعا کی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 3/اکتوبر 2008ء بمطابق 3/اخاء 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

چند خطبات پہلے مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفت مُھَیْمِنْ بیان کی تھی اور اس کی کچھ وضاحت بیان کی تھی اس کے معنی بھی بتائے تھے جو مختلف لغات میں درج ہیں۔ عموماً اس کے معنی پناہ دینے کے لئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ہر چیز کی آخری پناہ گاہ ہے جہاں سے تحفظ ملتا ہے اور اپنے سے خالص ہو کر چمٹے رہنے والے کے لئے وہ عجیب عجیب نشان دکھاتا ہے۔

اس کے معنی گواہ کے بھی کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں، خاص طور پر انبیاء کے لئے گواہ بن کر کھڑا ہوتا ہے تو اپنے بندوں پر لگائے گئے ہر مخالف کے الزامات اور جھوٹ کو ردّ کرتے ہوئے گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس کے معنی مخلوق کے معاملات پر نگران اور محافظ کے بھی ہیں۔ اس کے معنی خوف سے امن دینے والے کے بھی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت اپنے خاص بندوں کے لئے ظاہر کرتا ہے تو اس حفاظت اور نگرانی کے خارق عادت نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے والے بھی یہ لوگ ہوتے ہیں ان پر اس کا اظہار بھی ہو رہا ہوتا ہے اور اس سے فیض اٹھانے والے بھی سب سے پہلے انبیاء ہوتے ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ کی ہر صفت غیر معمولی طور پر حرکت میں آتے ہوئے ان کی سچائی ثابت کرتی ہے تا کہ دنیا کو پتہ لگ سکے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پھر اس نبی کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار اس کو ماننے والوں سے بھی ہوتا ہے۔

اس وقت مَیں اس حوالہ سے جو صفت مُھَیْمِنْ کے وسیع معنوں میں پوشیدہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند واقعات پیش کروں گا اور اس کے ساتھ ہی بعض بزرگوں کے بھی واقعات ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے معجزانہ حفاظت اور نگرانی کے نظارے دکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ پایا وہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے پایا اور آپؑ پر اللہ تعالیٰ کا احسان اس لئے تھا تا کہ آنحضرت ﷺ اور اسلام کی سچائی ظاہر ہو۔ اس مضمون کے حوالے سے بھی جو میں بیان کر رہا ہوں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے، جن میں جان کا بچانا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔ دوسرا موقع وہ تھا کہ جب کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔ تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جب کہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپ پر بہت سی تلواریں چلائیں، مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ چوتھا وہ موقعہ تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔ (5) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جب کہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے“۔ تو آپؑ فرماتے ہیں کہ ”پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پُر خطر موقعوں سے نجات پانا اور اُن تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپؐ صادق تھے اور خدا آپ کے ساتھ تھا“۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ صفحہ 263-264)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرے میں پڑ گئی تھی۔ (1) اوّل وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔ (2) دوسرے وہ موقع جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔ (3) تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔ (4) وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ (5) پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا مَیں قاتل قرار دیا جاؤں مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے“۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ صفحہ 263)

ساروں کی تفصیل بیان کرنا تو ممکن نہیں، ڈاکٹر مارٹن کلارک کا جو مقدمہ تھا ایک ایسا جھوٹا مقدمہ تھا جس میں ایک لڑکے سے جس کا نہ کوئی دین تھا نہ ایمان تھا اور مہا کا جھوٹا نکما جوان تھا یہ بیان دلوایا گیا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے یہ کہا ہے کہ جا کر ڈاکٹر مارٹن کلارک کو قتل کر دو اور یہ لڑکا اپنے مذہب بدلتا رہتا تھا۔ قادیان بھی آیا تھا کہ میری بیعت لے لیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول نہیں کی تھی، پتہ لگ گیا تھا کہ یہ کیسا ہے۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک ایک مشنری ڈاکٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین میں سے تھے، کیونکہ عیسائیت کی غلط تعلیم کے خلاف آپؑ ہر وقت آواز اٹھاتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کا بطور نبی صحیح مقام آپؑ بتایا کرتے تھے۔ تو بہرحال مختصر یہ کہ اس مقدمہ میں تمام مخالفین کی طرف سے مخالفت اور مکر کی انتہا کی گئی۔ یہاں تک کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب بھی اس وقت عیسائیوں کی حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو پہلے سے خبر دے دی تھی کہ اس کے فضل سے آپؑ محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ڈگلس صاحب جو مجسٹریٹ تھے انہوں نے تمام حقائق جاننے کے بعد آپؑ کو باعزت بری کیا۔ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنوں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور حفاظت فرماتا ہے اس کی روداد ڈگلس صاحب کی زبان سے ہی سن لیں۔

راجہ غلام حیدر صاحب جو احمدی نہیں تھے، وہاں عدالت میں کام کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ فیصلے سے پہلے جج صاحب نے سفر کرنا تھا وہ بڑی پریشانی سے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ تو مَیں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے پریشان کیوں ہیں اتنے؟ کہنے لگے کچھ نہ پوچھو۔ آخر زور دینے پر بتایا کہ جب سے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ اٹھا کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گناہگار نہیں، ان کا کوئی قصور نہیں۔ غرض جج نے اس کے بعد پھر طریق تحقیق بدلا ملزم کو بجائے ان لوگوں کے پاس رکھنے کے پولیس کے حوالے کیا تو حق ظاہر ہو گیا۔ اسی طرح باقی مقدمات جو دشمن نے اپنے زعم میں آپ کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے کئے تھے خود اُن میں ناکام و نامراد رہا اور اللہ تعالیٰ جس طرح آپؑ کو پہلے بریت کی خبر دیتا رہا تھا ہر جگہ سے سرخرو فرمایا۔

مارٹن کلارک والے مقدمہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا تو مَیں نے گھبرا کر دعا کی، رات کو رؤیا میں دیکھا کہ مَیں سکول سے آ رہا ہوں اور اس گلی میں جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکانات کے نیچے ہے (قادیان کا ذکر ہے) اپنے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں وہاں مجھے بہت سی باوردی پولیس دکھائی دیتی ہے۔ پہلے تو ان میں سے کسی نے مجھے اندر داخل ہونے سے روکا، (یہ خواب کا ذکر چل رہا ہے) مگر پھر کسی نے کہا کہ یہ گھر کا ہی آدمی ہے اسے اندر جانے دینا چاہئے۔ جب ڈیوڑھی میں داخل ہو کر اندر جانے لگا (یعنی باہر کا جو دروازہ تھا اس سے داخل ہو کر اندر جانے لگا) تو وہاں ایک تہ خانہ ہوا کرتا تھا جو ہمارے دادا صاحب مرحوم نے بنایا تھا۔ ڈیوڑھی کے ساتھ سیڑھیاں تھیں جو اس تہ خانے میں اترتی تھیں بعد میں یہاں صرف ایندھن (یعنی لکڑی وغیرہ جلانے کے لئے رکھی جاتی تھی) اور پیپے پڑے رہتے تھے۔ جب مَیں گھر میں داخل ہونے لگا تو مَیں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑا کیا ہوا ہے اور آپؑ کے آگے بھی اور پیچھے بھی اوپلوں کا انبار لگا ہوا ہے، (جو جلانے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے) صرف آپؑ کی گردن مجھے نظر آ رہی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ سپاہی ان اُپلوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب مَیں نے انہیں آگ لگاتے ہوئے دیکھا تو مَیں نے آگے بڑھ کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اتنے میں دو چار سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ کسی نے کمر سے اور کسی نے قمیص سے اور مَیں سخت گھبرایا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ اُپلوں کو آگ لگا دیں۔ اسی دوران میں اچانک میری نظر اوپر اٹھی اور مَیں نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر نہایت موٹے اور خوبصورت حروف میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ’’جو خدا کے پیارے بندے ہوتے ہیں ان کو کون جلا سکتا ہے‘‘۔ تو (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ) اگلے جہان میں ہی نہیں یہاں بھی مومنوں کے لئے سلامتی ہوتی ہے اور ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات دیکھے کہ آپؑ کے پاس گو نہ تلوار تھی نہ کوئی اور سامان حفاظت مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے سامان کر دیئے۔ (سیر روحانی (3)۔ انوار العلوم جلد 16۔ صفحہ 383 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں اپنے صداقت کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’(25) پچیسواں نشان کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشگوئی ہے جو اس نے جہلم میں مجھ پر دائر کیا تھا۔ جس پیشگوئی کے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اور دوسرے الہامات بھی تھے جن میں بریت کا وعدہ تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس مقدمہ سے مجھ کو بری کر دیا‘‘۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 224 مطبوعہ لندن)

اس بارے میں مَیں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، چند دن پہلے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دشمن کا کوئی منصوبہ ہے، تو مَیں اس کو حملے سے پہلے ہی بھانپ لیتا ہوں اور اس وقت مَیں یہ دعا پڑھ رہا ہوں کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ اور پڑھتے پڑھتے مجھے خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دعا پڑھنی چاہئے تو اس میں جماعت کو بھی شامل کروں۔ تو اس حوالے سے مَیں آپ کو بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو بھی ضرور شامل کریں، اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کو تسلّی دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کئی اور الہامات اور رؤیا بھی دکھائے اور بتائے جن کا مختلف جگہوں پر ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا کہ مَیں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں گا اور ہر ایک مقابلے میں روح القدس سے مَیں تیری مدد کروں گا۔

پھر ایک الہام ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کہ خبردار رہو کہ بہ تحقیق (یقیناً) جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔

(تذکرہ طبع چہارم۔ صفحہ 75)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ (تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17۔ صفحہ 181)

پھر آپ ایک جگہ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی کرے گا۔ مَیں تیری حفاظت کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری محافظ ہے۔

(تذکرہ صفحہ 307-308۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

ایک اور الہام ہے، عربی کی لمبی عبارت ہے (پہلا الہام بھی عربی کی عبارت ہے) ترجمہ اس کا پڑھ دیتا ہوں کہ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نور کو بجھا دیں۔ کہہ خدا اس نور کا آپ حافظ ہے۔ عنایت الٰہیہ تیری نگہبان ہے۔ ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں۔ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے اور تجھ کو اَور اَور چیزوں سے ڈرائیں گے۔ یہی پیشوایان کفر ہیں۔ مت خوف کر تجھی کو غلبہ ہے۔ یعنی حجت اور برہان اور قبولیت اور برکت کے رو سے تُو ہی غالب ہے۔ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا یعنی مناظرات و مجادلات بحث میں تجھ کو غلبہ رہے گا۔ دوسری پھر فرمایا میرا دن حق اور باطل میں فرق بیّن کرے گا۔ خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال دے۔ یہ خدا کے کام ہیں، دین کی سچائی کے لئے حجت ہیں۔ مَیں اپنی طرف سے تجھے مدد دوں گا۔ مَیں خود تیرا غم دُور کروں گا اور تیرا خدا قادر ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں جو الہاماً آپ کو بتائے گئے)۔ (تذکرہ۔ صفحہ 84۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر نبوت کے بعد کے واقعات ہیں لیکن پہلے بھی کس طرح آپؑ کے خوف کی حالت کو اللہ تعالیٰ امن میں بدلتا رہا۔ آپ کا مشہور واقعہ ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم کی وفات کا جب وقت قریب آیا اور صرف چند پہر باقی رہ گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی وفات سے مجھے ان الفاظ میں عزا پرسی کے ساتھ خاص خبر دی وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آفتاب کے غروب کے بعد ظہور میں آئے گا اور چونکہ ان کی زندگی سے بہت سے وجوہ معاش ہمارے وابستہ تھے، اس لئے بشریت کے تقاضہ سے یہ خیال دل میں گزرا کہ ان کی وفات ہمارے لئے بہت سے مصائب کا موجب ہوگی۔ کیونکہ وہ رقم کثیر آمدنی کی ضبط ہو جائے گی جو ان کی زندگی سے وابستہ تھی۔ اس خیال کے آنے کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔ تب وہ خیال یوں اڑ گیا جیسا کہ روشنی کے نکلنے سے تاریکی اڑ جاتی ہے اور اسی دن غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ جیسا کہ الہام نے ظاہر کیا تھا۔ اور جو الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ہوا تھا۔ وہ بہت سے لوگوں کو قبل از وقت سنایا گیا جن میں سے لالہ شرمپت مذکور اور لالہ ملاوامل مذکور، کھتریان ساکنان قادیان ہیں اور جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں اور پھر مرزا صاحب مرحوم کی وفات کے بعد وہ عبارت الہام ایک نگین پر کھدوائی گئی اور اتفاقاً اسی ملاوامل کو جو کسی کام کے لئے امرتسر جاتا تھا وہ عبارت دی گئی۔ (وہ جو انگوٹھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے، اس پہ کھدوائی اور بعد میں وہ بھی اب تک چل رہی ہے، خلافت کے حصّہ میں آئی) کہ تا وہ نگین کھدوا کر اور مہر بنوا کر لے آئے۔ چنانچہ وہ حکیم محمد شریف مرحوم امرتسری کی معرفت بنا کر لے آیا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ جو اس جگہ لگائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ اب ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں ایک تو یہی امر ہے کہ جو پورا ہوا یعنی یہ کہ الہام کے ایماء کے موافق میرے والد صاحب کی وفات قبل از غروب آفتاب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ وہ بیماری سے صحت پا چکے تھے اور قوی

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872 -224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

تھے اس کی عبارت میں کچھ آثار موت ظاہر نہ تھے اور کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک برس تک بھی فوت ہو جائیں گے۔لیکن مطابق منشاء الہام سورج کے ڈوبنے کے بعد انہوں نے انتقال فرمایا۔(صحت تو ایسی اچھی تھی کہ سال تک بھی کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ فوت ہوں گے۔لیکن سورج ڈوبنے کے وقت تک فوت ہو گئے)اور پھر دوسرا الہام یہ پورا ہوا کہ والد مرحوم و مغفور کی وفات سے مجھے کچھ دنیوی صدمہ نہیں پہنچا جس کا اندیشہ تھا۔بلکہ خدائے قدیر نے مجھے اپنے سایۂ عاطفت کے نیچے ایسا لے لیا کہ ایک دنیا کو حیران کیا اور اس قدر میری خبر گیری کی اور اس قدر وہ میرا متولّی اور متکفل ہو گیا کہ باوجود اس کے کہ میرے والد صاحب مرحوم کے انتقال کو 24 برس آج کی تاریخ تک جو 20/ اگست 1899ء اور ربیع الثانی 1317ھ ہے گزر گئے ہر ایک تکلیف اور حاجت سے مجھے محفوظ رکھا اور یہ ظاہر ہے کہ مَیں اپنے والد کے زمانے میں گمنام تھا۔خدا نے ان کی وفات کے بعد لاکھوں انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور مَیں والد صاحب کے زمانے میں اپنے اقتدار اور اختیار سے کوئی مالی قدرت نہیں رکھتا تھا اور خدا تعالیٰ نے ان کے انتقال کے بعد اس سلسلے کی تائید کے لئے اس قدر میری مدد کی اور کر رہا ہے کہ جماعت کے درویشوں اور غریبوں اور مہمانوں اور حق کے طالبوں کی خوراک کے لئے جو ہر ایک طرف سے صدہا بندگان خدا آ رہے ہیں اور نیز تالیف کے کام کے لئے ہزار ہا روپیہ بہم پہنچایا اور ہمیشہ پہنچاتا ہے۔اس بات کے گواہ اس گاؤں کے تمام مسلمان اور ہندو ہیں جو دو ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 198-199)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات بیان کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ بچپن سے ہی حفاظت فرماتا تھا۔کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرنا اور سواری (تو) خوب جانتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ بچپن میں تیرتے ہوئے مَیں ڈوبنے بھی لگا تھا تو ایک بڈھے شخص نے مجھے نکالا تھا اور اس شخص کو نہ مَیں نے وہاں اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد کبھی دیکھا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے حفاظت کے لئے ایک فرشتہ کی صورت میں اس شخص کو بھیجا تھا۔نیز فرماتے تھے کہ مَیں ایک دفعہ ایک گھوڑے پر سوار ہوا اس نے شوخی کی اور بے قابو ہو گیا۔تیز گھوڑا تھا میں نے بہت روکنا چاہا مگر وہ شرارت پر آمادہ تھا، نہ رکا۔چنانچہ وہ اپنے پورے زور سے ایک درخت یا ایک دیوار کی طرف بھاگا اور پھر اس زور کے ساتھ اس سے ٹکرایا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور وہ وہیں مر گیا۔مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب بہت نصیحت کیا کرتے تھے کہ سرکش اور شریر گھوڑے پر ہرگز نہیں چڑھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کا تو ان سے خاص سلوک تھا، بچایا۔اس کے بعد سے نصیحت کیا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اُس گھوڑے کا مجھے مارنے کا ارادہ تھا مگر مَیں ایک طرف گر کر بچ گیا اور وہ مر گیا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی۔حصہ اوّل از حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ۔روایت نمبر 183۔صفحہ 198)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ایک کیس میں ایک ہندوستانی عیسائی کو پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے غصے میں آ کر اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔جب مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ کے سامنے اس نے بیان دیتے ہوئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریریں سن سن کر میرے دل میں احمدیوں کے متعلق یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ ہر مذہب کے دشمن ہیں۔عیسائیت کے وہ دشمن ہیں، ہندو مذہب کے وہ دشمن ہیں، سکھوں کے وہ دشمن ہیں، مسلمانوں کے وہ دشمن ہیں اور مَیں نے نیت کر لی کہ جماعت احمدیہ کے امام کو قتل کر دوں گا۔میں اس غرض کے لئے قادیان گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پھیروچیچی گئے ہوئے ہیں۔پھیروچیچی قادیان کے ساتھ ایک گاؤں تھا، بلکہ اب بھی ہے۔وہ بھی ساری احمدیوں کی آبادی تھی چنانچہ مَیں وہاں چلا گیا۔پستول مَیں نے فلاں جگہ سے لے لیا تھا اور ارادہ تھا کہ وہاں پہنچ کر ان پر حملہ کر دوں گا۔چنانچہ پھیروچیچی پہنچ کر مَیں ان سے ملنے کے لئے گیا تو میری نظر ایک شخص پر پڑ گئی جو ان کے ساتھ تھا اور وہ بندوق صاف کر رہا تھا۔حضرت خلیفہ ثانیؓ فرماتے ہیں کہ یحیٰی خان صاحب مرحوم تھے جو میرے ساتھ تھے اور بندوق صاف کر رہے تھے۔(اب مجرم کہتا ہے)اور مَیں نے سمجھا کہ اس وقت حملہ کرنا ٹھیک نہیں کسی اور وقت حملہ کروں گا۔پھر مَیں دوسری جگہ چلا گیا اور وہاں سے خیال آیا کہ گھر ہو آؤں۔جب گھر پہنچا تو بیوی کے متعلق بعض باتیں سن کر برداشت نہ کر سکا اور پستول سے ہلاک کر دیا۔(مجرم کہہ رہا ہے) یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا جو ہو گیا ورنہ میرا ارادہ تو کسی اور کو قتل کرنے کا تھا۔

اب (حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں کہ) دیکھو کس طرح ایک شخص کو ایک ایک قدم پر خدا تعالیٰ روکتا اور اس کی تدبیروں کو ناکام بناتا رہا۔پہلے تو وہ قادیان آتا ہے، مگر مَیں قادیان میں نہیں بلکہ پھیروچیچی ہوں۔وہ پھر پھیروچیچی پہنچتا ہے تو وہاں بھی مَیں اسے نہیں ملتا اور اگر ملتا ہوں تو ایسی حالت میں کہ میرے ساتھ ایک اور شخص ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں اتفاقاً بندوق ہے اور اس کے دل میں خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اس وقت حملہ کرنا درست نہیں۔پھر وہ وہاں سے چلا جاتا ہے اور اِدھر اُدھر پھر کر گھر پہنچتا ہے اور بیوی کو مار کر پھانسی پر لٹک جاتا ہے۔(تو اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے)۔

(سیر روحانی (3)۔انوار العلوم جلد 16 صفحہ 384۔مطبوعہ ربوہ)

ہمارے شروع کے مبلغین میں سے حضرت مولانا شیخ عبدالواحد صاحب کا بھی ایک واقعہ ہے،۔جو فجی میں مبلغ تھے۔1968ء میں ان کا فجی کے شہر'با'(Ba) میں احمدیہ مشن کھولنے کا ارادہ ہوا اور مکان خرید لیا گیا۔وہاں کہتے ہیں کہ ہماری سخت مخالفت شروع ہو گئی اور انہوں نے بڑا زور لگایا کہ احمدیت کی تبلیغ یا اسلام کی تبلیغ کا یہ مشن یہاں کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور ابوبکر نامی ایک شخص تھا جو ان کا سرغنہ تھا۔تو اس نے بھی شہر میں اعلان کیا کہ اگر احمدیوں نے یہاں مشن خریدا تو جلا دیں گے۔کہتے ہیں ہم نے سارے حفاظتی انتظامات کئے۔پولیس سٹیشن اس جگہ کے ساتھ تھا جہاں ہم نے آخر گھر خرید لیا۔پولیس کو بھی انتظامات کے لئے کہہ دیا۔اس نے کہا ہم حفاظت کا انتظام کریں گے لیکن پھر بھی کہتے ہیں کسی نے مشن کے ایک حصے میں رات کو تیل ڈال کر آگ لگا دی اور باوجود ان کے سارے اقدامات کے آگ لگانے والا فوراً بھاگ گیا۔اس کو پتہ تھا کہ اب یہ آگ بجھ نہیں سکتی لیکن وہ آگ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نقصان کے بجھا دی اور جب یہ لوگ واپس آئے اور دیکھا، یا جب ان کو پتہ لگا تو چند ایک لکڑی کے پھٹے جلے ہوئے تھے جن کی مرمت ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔اس وقت کہتے ہیں کہ ہمارے ایک مبلغ مولانا نورالحق صاحب انور نے اس جلے ہوئے کمرے میں جس کا ہلکا سا حصہ جلا تھا بڑے دکھ بھرے انداز میں آہ بھر کر کہا تھا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی اشاعت کے اس مرکز کو جلانے کی کوشش کی ہے خدا اس کے اپنے گھر کو آگ لگا کر راکھ کر دے۔چنانچہ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مخالفین کا جو سرغنہ تھا ابوبکر کو یا اس کے گھر کو آگ لگ گئی اور باوجود بجھانے کی کوشش کے وہ نہیں بجھی اور سارا گھر اور جو اس کی رہائش تھی سب خاک ہو گیا۔

(ماخوذ۔روح پرور یادیں۔از مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب۔صفحہ 94-95)

تو یہ نشانات ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو اُن کی خاطر دکھاتا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ صفت مُھَیْمِن کے تحت خوف سے امن دیتا ہے۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے بندوں کے معاملات پر نگران اور محافظ ہے۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جو اس کی طرف آئے وہ اسے پناہ دیتا ہے۔پس ہمیں ہر وقت اس کی پناہ تلاش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:''اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان اپنی مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے۔(انفرادی طور پر بھی بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعائیں کرنی چاہئیں)۔فرماتے ہیں کہ''اور چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں''۔(جو سچی توبہ کرتا ہے، جو کامل ایمان رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ پھر ان باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔فرماتے ہیں کہ''پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا جیسے پہلا شخص جو توبہ کر چکا۔وہ ہر ایک سچے توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے''۔

پس یہ توبہ اور ایمان میں بڑھنا اور ایمان میں کامل ہونے سے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے سے ہر شخص یہ نظارے دیکھ سکتا ہے جو سچے نبی کی پیروی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اصل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔

✡ ✡ ✡

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — **کاشف جیولرز**
الیس اللہ بکاف عبدہ
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 — 047-6215747

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ اور استحکام خلافت

(مبشر احمد خادم، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف اسلام کی حالتِ زار کے متعلق پیشگوئی فرمائی وہیں دوسری طرف آخرین میں ظاہر ہونے والے ''نبی اللہ'' کی نوید بامسرّت بھی سنائی جسکے ذریعہ غلبۂ اسلام ہونا مقدّر تھا نیز آپؐ نے فرمایا اُسکے بعد خلافت قائم ہوگی جو کہ غیر منقطع ہوگی۔اسی طرح دیگر مذہبی کتب میں بھی جہاں آخری زمانہ میں ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی ملتی ہے وہیں اسکے بعد جاری ہونے والی خلافت کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔''

(رسالہ الوصیت)

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قدرت ثانیہ کا ظہور فرمایا اور حضرت مولانا حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔آپؓ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفة المسیح الثانیؓ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر ہوئے۔ جب عالم احمدیت اس سائبان سے محروم ہوگئی۔ چودھویں کے چاند کی طرح چمکنے والی چاندنی گم ہوگئی لاکھوں انسانوں کے، دل، نگاہیں، ہونٹ اور جبینیں اس دعا کے ساتھ سربسجود ہو گئیں کہ الٰہی ہمیں پھر ایک ہاتھ پر اکٹھا کر اپنے وعدوں کے مطابق پھر قدرت ثانیہ کا مظہر بھیج۔منصب قیادت پر پھر کسی کو بٹھا تا دین محمد مصطفیٰؐ کے یہ دیوانے دل و جان روح و ذہن اور عزّت کے نذرانے لیکر توحید کی طرف لبیک لبیک کہتے ہوئے دوڑ سکیں۔تب خدا نے ان دعاؤں کو سنا اور اندھیروں میں پھر ایک بار چودھویں کے چاند کو ابھارا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام:

''اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّکَ''

کے مصداق ''دین کا ناصر'' سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

آیت استخلاف کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے مگر اسکے نور کو مکمل کرنے کا ذریعہ نبوت ہے اور اسکے بعد اسکو دنیا میں پھیلانے اور اسے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خلافت ہی ہے گویا نبوت ایک چمنی ہے جو اسکو آندھیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور خلافت ایک ری فلیکٹر ہے جو اسکے نور کو دور تک پہنچاتا ہے۔''

(تفسیر کبیر)

پس جب ہم سورۂ نور کی اس آیت کی روشنی میں دورِ خلافت ثالثہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہم پر روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ نے اس روحانی ری فلیکٹر کے ذریعہ نور نبوت کو اکنافِ عالم میں پھیلایا اور خلافت کو استحکام عطا فرمایا۔

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ نے استحکام خلافت کے لئے بیشمار بابرکت تحریکات فرمائیں جنکے نتیجہ میں خلافت کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئیں آپؒ کی چند معروف تحریکات کا ذکر کیا جاتا ہے:

نصرت جہاں ریزرو فنڈ سکیم

۱۹۶۷ء میں حضورؒ نے یورپ کے متعدد ممالک کا دورہ کیا اور ڈنمارک کے دارالسلطنت کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے علاوہ اقوامِ مغرب کو جلد آنے والی تباہیوں کے متعلق انذار فرمایا پھر حضورؒ نے مغربی افریقہ کے ساتھ ممالک کا دورہ فرمایا۔اس دورہ میں منشاء الٰہی سے ایک خاص پروگرام کا اعلان فرمایا جس کا نام حضورؒ نے ''لیپ فارورڈ پروگرام'' تجویز کیا۔اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک لاکھ پاؤنڈ کا نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔اس عظیم الشان تحریک کا مقصد افریقہ میں اسلام کا قیام و استحکام تھا۔اللہ کے فضل سے یہ سکیم اپنی پوری شان کے ساتھ استحکام خلافت کے لئے مددگار اور معاون بنی۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سکیم

اللہ تعالیٰ کی منشاء اور حکم کے مطابق جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی اس لحاظ سے ۱۹۸۹ء میں اس کے قیام پر سو سال پورے ہوئے اور جماعت کی دوسری صدی شروع ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی بشارات کے مطابق انشاءاللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔اس دوسری صدی کے استقبال کے لئے جس کے شروع ہونے میں ابھی سولہ سال باقی تھے حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ نے حسب منشاء الٰہی جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر جماعت ہائے بیرون کی تربیت، اشاعت اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے اور نوع انسان کے دل خدا اور اسکے رسول حضرت محمد مصطفیٰؐ کی خاطر جیتنے کے لئے ایک عظیم منصوبہ کا اعلان فرمایا۔

مسجد بشارت سپین کی تأسیس

اشاعت اسلام اور استحکام خلافت کے سلسلہ میں حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کا ایک عظیم الشان کارنامہ مسجد بشارت سپین کی بنیاد رکھنا ہے چنانچہ آپؒ جون تا اکتوبر ۱۹۸۰ء میں یورپ کے سفر کے دوران سپین میں تشریف لے گئے اور قُرطبہ سے ۲۲ میل دور ایک قصبہ پیدروآباد میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔سپین کے ایک اخبار ''اندلس کی ڈاک'' نے اپنی ۱۹/اکتوبر کی اشاعت میں لکھا:

''مسلمانوں کی نظریں قرطبہ (سپین) پر دوبارہ پڑ رہی ہیں۔قرطبہ جو اسلام کا ایک قدیم موتی ہے جس کو روحانی طور پر فتح کرنے کے لئے وہ بالکل تیار ہیں...تھوڑے دن ہوئے اس سلسلہ کی ایک کڑی کا ورود قرطبہ میں اس طرح ہوا کہ پیدروآباد میں جو کہ شہر سے ۳۲ کلومیٹر پر واقع ہے جماعت احمدیہ کے امام اعظم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے پوری شان و شوکت سے گاؤں کے درمیان پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جو کہ اسپین میں سات سو سال بعد تعمیر ہوگی۔''

(خالد ۱۹۸۲ء صفحہ:۳۵)

ناصرِ دین! تیری روحِ مقدّس کو سلام
دینِ احمد کی آب وتاب بڑھائی تو نے
دے کے سپین کو اللہ کے گھر کا تحفہ
ظلمتِ کُفر میں اک شمع جلائی تو نے

۱۹۷۴ء کا پُر آشوب دور

۱۹۷۴ء کا سال ایک عظیم ابتلاء لے کر آیا۔اس وقت کی حکومت کی شہ پر پاکستان میں احمدیوں کے قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوا۔معاندین نے احمدیوں کی مساجد، قرآن کریم کے نسخے اور کتب حضرت مسیح موعودؑ اور احمدیوں کے گھر نذر آتش کئے۔ احمدیوں کی دکانیں اور کاروبار تباہ کر دئے گئے۔ فیکٹریوں کو آگ لگائی گئی، کئی احمدی بھائی شہید کر دئے گئے۔غرض یہ کہ احمدیوں کو اللہ اور اسکے رسول کی خاطر بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ کو پہلے تحقیقاتی ٹربیونل میں بیان دینے کے لئے لاہور بلایا گیا۔کئی روز کی جرح کے بعد حضورؒ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کی خوب ترجمانی فرمائی۔جماعت کے لئے یہ بہت نازک وقت تھا حضورؒ جماعت کی دلداری فرماتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل کئی راتیں جاگ کر مُناجات کرتے رہے اور مخالفت اور ظلم وتشدد کے آگے ایک مضبوط چٹّان کی طرح کھڑے ہو گئے اور اپنی دعاؤں اور اولوالعزمی سے اس طوفان کا رخ موڑ دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو آئینی اغراض کی خاطر غیر مسلم قرار دیا حضورؒ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتائی:

''وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ''

کہ تم اپنے مکان وسیع کرو میں ان استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہوں۔

حضورؒ کے پاس جو بھی مصیبت زدہ احمدی ملاقات کے لئے آتا حضورؒ کے چہرے پر جو بشاشت تھی وہ ملاقات کے بعد ان کے چہروں پر بھی منتقل ہو جاتی اور وہ ہنستے مسکراتے باہر جاتے اور جو قربانیاں اللہ تعالیٰ ان سے لے رہا تھا ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

اس موقعہ پر آپؒ حضرت مصلح موعودؓ کو دی جانے والی اس روحانی بشارت کے مصداق ہوئے جس میں کہا گیا تھا کہ:

''میں تجھے ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا''

غلبہ اسلام کی بشارت

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ نے اپنے دورِ خلافت میں ایک اور عظیم کارنامہ استحکامِ خلافت کے لئے یہ کیا کہ آپؒ نے افرادِ جماعت کے دلوں میں اللہ اور اسکے رسول حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپکے عاشق صادق حضرت امام الزمان مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں اور الہامات کے مطابق ہونے والے عالمگیر غلبۂ اسلام کے متعلق اپنے خطبات اور خطابات کے ذریعہ کامل یقین اور ایمان پیدا کر دیا۔آپؒ نہایت جلیل القدر الفاظ میں فرماتے ہیں:

''ہم مایوس نہیں، ہم اس لئے مایوس نہیں کہ پندرہویں صدی جو غلبۂ اسلام کی اور محمدی فتوحات کی اور خدا تعالیٰ کی نصرت کی صدی ہے اور ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی صدی ہے۔اسی طرح ہنستے مسکراتے، قربانیاں دیتے، تکلیفیں سہتے، دنیا کی خدمت کرتے، ان کے دکھوں کو دور کرتے ہوئے آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جائیں گے۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے اس پندرھویں صدی میں اسلام کا دشمن بت پرست، میں دیکھ رہوں کہ وہ واحدانیت کے عَلَم تلے پناہ لے گا۔میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ خود پجاری کی ہاتھ سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا۔اور وہ اور وہ اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی ظلمات بھری ہوئی ہیں وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمدؐ کے نور سے بھر جائیں گے۔

ہتھیاروں کی ہمیں ضرورت نہیں، نہ اسلام کو ضرورت ہے اسلام اپنے نور کے ساتھ، اسلام اپنے حسن کے ساتھِ اپنی قوت احسان کے ساتھ ان دلوں کو جیتے گا خدا اور محمدؐ کے لئے۔ انسانوں کو خدا بنانے والوں کا زمانہ پندرھویں صدی میں ختم ہو جائے گا۔ انسان انسان کی عظمت، انسانی مساوات میں پائے گا۔تثلیث نے جس شدّت سے ہماری فضا کو تثلیث، تثلیث کی کی صوتی لہروں سے معمور کیا تھا اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اَحَدْ اَحَدْ کی آواز گونجنے لگے گی۔

ان آوازوں کو خاموش کرنے کے لئے تو ایک بلال کافی ہے۔اور خدا تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو ہزاروں لاکھوں ایسے سینے دے گا جن سینوں میں بلال کے دل دھڑک رہے ہوں گے انشاءاللہ۔''

اے دین کے ناصر! تیری روح پر اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں نازل ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپکی اس بشارت کونہایت شان کے ساتھ پورا کر دیا اور آج خلیفۃ المسیح الخامس کے دورۂ افریقہ میں ہم نے ان لاکھوں بلالی روحوں کی زبان سے نکلنے والی صدائے اَحد احد سے زمین وآسمان گونجتے ہوئے دیکھے ہیں۔

حضورؒ مزید فرماتے ہیں:

''طاقتور قوموں میں سے وہ قومیں بھی ہیں جو اس امید پر زندگی گزار رہی ہیں کہ اس دنیا سے خدا کے نام اور آسمانوں سے اسکے وجود کو مٹا دیں۔ خدا تعالیٰ پندرھویں صدی میں ایسی طاقتوں کی ذہنیت کومٹا دے گا۔ اگر انہوں نے خود اپنے ہی ہاتھ سے اپنی موت کے سامان پیدا نہ کئے اور اپنی ہی آگ میں جل نہ گئے یا اگر ایسا ہوا تو جو بچ گئے انہیں اسلام کے خدا، محمدؐ کے معبود حقیقی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ فرقہ وارانہ تفریق مٹادی جائے گی اور اسلام کی ایک سچی اور کامل صورت جن لوگوں کے پاس ہے ان کے جھنڈے تلے تمام فرقے جمع ہو جائیں گے۔

ایک خدا ہوگا ہمارا اور ایک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے ہمارے۔ ایک شریعت ہوگی ہماری اور ایک قرآن۔ کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں رہے گا۔ سارے کے سارے ایک سطح پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے چمٹے ہوں گے۔

تکبر کا سر توڑ دیا جائے گا۔ عاجزی انکساری اور باہمی اخوّت وپیار اسکی جگہ لے لیگا۔ لڑائیاں جھگڑے، عداوتیں اور رنجشیں دفن کر دی جائیں گی۔ اور اُمت مسلمہ پھر سے ایک ایسی بنیان مرصوص بن جائے گی کہ اس پر شیطان کا ہر وَار ناکام ہو جائیگا۔ صرف اور صرف ایک اسوہ ہوں گے ہمارے لئے محمدؐ اور ساری دنیا امّت واحدہ بن جائے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم نے وعدہ دیا ہے:

قرآن کریم کی عظمت کو پہچانو، خدا کا کلام ہے یہ، جس کے ہاتھ میں ساری قدرتیں ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ ایسا ہوگا اور آپؐ کے روحانی فرزند نے اسکی منادی کی کہ نوع انسان پندرھویں صدی میں امت واحدہ بن جائے گی...

چودھویں صدی نے تو ہمیں دنیا جہان کے خزانے دے دئے۔ پندرھویں صدی میں دنیا جہاں کے ان خزانوں کو دنیا میں لُٹا کر ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔... ہم سارے انسانوں کے گھروں تک، ان کے دلوں تک، ان کے ذہنوں تک رحمتوں کے، برکتوں کے، فضلوں کے، خدا کی رضا کے وہ خزانے پہنچائیں گے۔ یہ ہمارا عزم ہے آج اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پورا کرنے کہ ہمیں توفیق عطا کرے۔'' آمین

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، مشعل راہ جلد دوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا افرادِ جماعت سے پر شفقت تعلق

خلیفۂ وقت کے وجود میں ساری جماعت کو ایک ایسا دردمند اور دعا گو وجود نصیب ہوتا ہے جو ہر دکھ درد میں انکا سہارا اور ہر خوشی میں انکے ساتھ برابر شریک ہوتا ہے۔ جب ہم خلافت ثالثہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں متعدد ایسے واقعات کا علم ہوتا ہے کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے افراد جماعت کے دل جیت کر انکو ہمیشہ ہمیش کے لئے خلافت کا فدائی بنا دیا اور اس طرح خلافت کو استحکام عطا کیا۔ حضورؒ دل موہ لینے والے انداز میں افراد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے جان سے زیادہ عزیز بھائیو! میرا ذرہ ذرہ آپ پر قربان''

ایک اور مقام پر حضورؒ احباب جماعت سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''۱۹۷۱ء میں جماعت احمدیہ نے بڑے تکلیف کے دن گزارے۔ ساری جماعت کا درد مجھے بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔ جماعت میں سے جس دوست کو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ تو اسکے لئے بڑے دکھ درد کا موجب ہوتی ہے لیکن میں بھی اپنی جگہ بڑی پریشانی میں وقت گزارتا ہوں۔ (مشعل راہ جلد ۳، صفحہ ۴۸۸)

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب اپنا ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''(حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کے محبت کے سمندر کی یہی تو شان تھی کہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے ایک کروڑ احمدیوں میں سے ہر ایک یہی یقین رکھتا تھا کہ جو شفقت اور پیار مجھے اپنے آقا سے مل رہا ہے اسکی مثال کسی اور میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی دوسرا اسکی لذت کا اندازہ کرسکتا ہے۔''

(سیدنا ناصر نمبر صفحہ ۲۴۰)

آج بھی ہمیں خدائے رحمٰن نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ایسا شفیق آقا عطا فرمایا ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو والدۂ مہربان سے زیادہ محبت کرتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل موہ لینے والے یہ نظارے ہم میں سے ہر ایک نے جلسہ سالانہ ۲۰۰۵ء میں اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔

پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے آقا کی محبت اور شفقت کا حق ادا کریں اور آپکی نیک خواہشات کے مطابق جماعت احمدیہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں اور ہمیشہ آپکی اطاعت اور فرمابرداری کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پُرنور روحانی شخصیت

خلفاء احمدیت کا پُرنور و بابرکت وجود اور پُروقار شخصیت بھی خاموش زبان میں استحکام خلافت کا عظیم کام کر رہی ہوتی ہے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی ان نورانی چہروں کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی تعلق سے حضرت صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ایک واقعہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپؒ کی شخصیت کو خدا تعالیٰ نے ظاہری حُسن سے بھی بہت نوازا تھا۔ خلافت کے بعد تو اس حسن کے جلوے کو خلافت نے اور بھی دوبالا کر دیا۔ آپؒ کا چہرہ اس بات کا غماز ہو گیا کہ اس شخص کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق ہے۔ مجھ سے اکثر لوگوں نے یہ کہا ہم نے اتنا حسین اور نورانی چہرہ کبھی نہیں دیکھا۔ ۱۹۸۰ء میں غانا کے دورے کے دوران ہم ایک شہر سے دوسرے شہر جا رہے تھے۔ ایک جگہ عیسائی دوستوں کا مجمع استقبال کے لئے کھڑا تھا۔ جب حضورؒ کی کار قریب سے گزری تو ایک آدمی نے حضورؒ کو دیکھتے ہی پُر جوش نعرے لگانے شروع کر دئے اور نعرے لگاتے ہوئے کار کے ساتھ ساتھ بھاگا۔ میں نے وہاب آدم صاحب مشنری انچارج غانا سے پوچھا۔ یہ اتنے جوش سے کیا نعرے لگا رہا ہے۔ کہنے لگے اسکا یہ مطلب ہے کہ میں یسوع کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس شخص کا خدا سے زندہ تعلق ہے۔''

صاحبزہ صاحب مزید فرماتے ہیں:

''آپؒ کے ایک جرمن عیسائی دوست مجھ سے کہنے لگے مجھے مسائل کا تو علم نہیں لیکن میں مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ یہ خدا کا بندہ ہے۔ اس کا خدا سے زندہ تعلق ہے خدا اسکی سنتا ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔''

صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں: میں نے پوچھا آپ نے تو حضورؒ کی قبولیت دُعا کا کوئی واقعہ نہیں سُنا اور نہ دیکھا آپ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہنے لگے انکا چہرہ بتاتا ہے کہ ان کا خدا سے زندہ تعلق ہے۔''

(سیدنا ناصر نمبر صفحہ: ۳۳)

رہے حشر تک وہ ثنا خواں اسکا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت

۹ رجون ۱۹۸۲ء کو خدائے بزرگ و برتر کا وہ عاشقِ جانثار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خادمِ حقیقی مسیح دوراں کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشاں حضرت نصرت جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود کا پالا حضرت مصلح موعودؓ کا فرزند دلبند ۱۷ سال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی قیادت کرنے والا، عزم ہمت کا پیکر، روشنی کا مینار، ہر طوفان کے سامنے سینہ سپر، دُکھ درد آفات ومصائب کے سمندر کو چیر کر پار لگانے والا کشتئ احمدیت کا ملاح، غلبۂ اسلام کی بشارات دینے والا، خلافت کی جڑیں مضبوط کرنے والا سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ایک پُر درد دُعا کے ساتھ اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

حضورؒ اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دُعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے ہمارے قادر وتوانا خدا! ہماری عاجزانہ دعائیں سُن! اور تمام اقوام عالم کے کان، آنکھ اور دِل کھول دے کہ وہ تجھے اور تیری تمام صفات کاملہ کو شناخت کرنے لگیں۔ توحید حقیقی پر قائم ہو جائیں۔

معبودانِ باطلہ کی پرستش دنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر اخلاص سے صرف تیری پرستش کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے اسی طرح بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰؐ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ اے ہمارے خدا! ہمیں ہماری زندگیوں میں اقوام عالم میں یہ تبدیلی دکھا، اے سب طاقت اور قوّت کے مالک ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سُن اور اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے۔''

(خطبات ناصر صفحہ: ۲۶۷)

☆☆☆

لوائے احمدیت

اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشاں
مرد و زن پیر و جواں
قوم احمد سے ہوں میں، محمود ہے سالار قوم
اے مرے قومی نشاں
اے خدا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے علَم
آکے پائیں گے اماں
نور افشاں ہوں گے عالم پر ترے بدر و ہلال
جلوہ گاہِ قدسیاں
لے کے جاؤں گا میں دنیا کے کناروں تک تجھے
کاٹ کر کوہِ گہراں
عہد یہ کرتا ہوں کہ جب تک ہے یہ میرے تن میں جاں
اے مرے قومی نشاں

تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں
تجھ پہ قرباں یہ گروہ عاشقاں
میرا مسلک صلح کل! میرا وطن دارالاماں
دوش پر لوں گا میں ہر بار گراں
تیرے سائے کے تلے آئیں گے شاہان جہاں
ہے یہ تقدیر خدائے دو جہاں
اور یہ مینار بیضا ہوگا ہر سو ضو فشاں
ایک دن بن جائے گا سارا جہاں
مشکلیں اس راہ کی مجھ پہ اگرچہ ہیں عیاں
چیر کر جاؤں گا بحرِ بیکراں
سرنگوں ہونے نہ دوں گا تجھ کو زیر آسماں
اے لوائے قادیاں دارالامان

(عبدالمنان ناہید بحوالہ روزنامہ الفضل ۱۸ / مارچ ۲۰۰۵ء)

☆☆☆

☆

شاملین جلسہ سالانہ کے لئے

حضرت مصلح موعودؓ کی اہم اور زرّیں نصائح

......﴿از- سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ بھوٹان﴾......

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ایک عظیم الشان ادارہ ہے۔ ایک تربیت گاہ ہے جس کی داغ بیل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۲۷؍دسمبر ۱۸۹۱ء کو ڈالی اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

یـا تـون مـن کـلّ فـجٍّ عـمیـق

و یـاتیک من کُـلّ فـجّ عـمیـق

یعنی تیرے پاس دور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے۔ اور جن راستوں سے وہ آئیں گے وہ راہ گہرے (یعنی اُس میں گڑھے پڑ جائیں گے) ہو جائیں گے۔

اس عظیم الشان الٰہی بشارت کا ظہور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور ہجوم خلائق جو ان ایام میں ہم مرکز سلسلہ میں دیکھتے ہیں۔ وہ اس الہام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جلسہ کی اہمیت

یہ عظیم الشان جلسہ واقعۃً بہت زیادہ برکات و فیوض اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ دنیا کے میلوں کی طرح نہیں بلکہ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے ہے۔ جلسہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے۔ جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (اسلام) پر بنیاد ہے۔

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ ہمیں روحانی غذا مہیا کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’دیکھو یہاں کوئی سیر کی جگہ ہے؟ جس کی خاطر لوگ یہاں آتے ہیں یا یہاں کوئی قابل دید مقامات ہیں جن کو دیکھنے کے لئے لوگ آتے ہیں۔ کیا یہاں کوئی منڈی ہے کہ خرید و فروخت کے لئے یہاں آتے ہیں... کیا یہاں کوئی بادشاہ ہے کہ لوگ اس کے لئے آتے ہیں کہ اگر اُس کی نظر میں جچ گئے تو اچھی اچھی نوکریاں مل جائیں گی۔ کیا یہاں کوئی اور دُنیاوی چیز ہے جس کی خاطر لوگ یہاں چلے آتے ہیں۔ کونسی دُنیاوی کشش ہے جو لوگوں کو یہاں کھینچ رہی ہے۔ اور وہ کوئی دُنیاوی نہیں بلکہ دینی غرض ہے اور وہ یہ کہ خدا کے مامور نے کہا کہ یہاں تم آؤ تا تمہیں روحانی غذا ملے اور خدا نے اُسے کہا کہ تم دن مقرر کرو کہ لوگ سفروں کو طے کر کے یہاں جمع ہوں۔ پس قادیان میں لوگ صرف اُس ایک غرض کے لئے آتے ہیں۔ صرف اس روحانی غذا کی خواہش اُن کو یہاں لاتی ہے۔‘‘

جلسہ سالانہ شعائر اللہ ہے

آپؓ فرماتے ہیں: ’’ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے۔ بلکہ ہر آنے والا... شعائر اللہ ہے اور... جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کا ثبوت دیتا ہے۔ شعائر اللہ کی عزّت اور قدر نہایت ضروری ہے۔ اور سالانہ جلسہ کا موقع ہر میں سے ہر ایک کے تقویٰ کا امتحان کا وقت ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اُس امتحان میں پورے اُتریں۔‘‘ (الفضل ۲۵؍دسمبر ۱۹۲۵ء)

جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ہمارا جلسہ سالانہ... اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے... مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کا آخری جلسہ یاد ہے۔ میں سیر میں ساتھ تو نہیں تھا مگر حضرت مسیح موعودؑ سیر سے واپس گھر آئے تو فرمایا اب تو جلسہ پر اتنے آدمی آتے ہیں کہ آئندہ سیر کے لئے جانا بھی بالکل مشکل ہو جائے گا۔ آج ہم تھوڑے دور گئے۔ مگر اس قدر گرد و غبار اُٹھا کہ آگے جانا مشکل ہو گیا۔ اس وقت اندازہ کیا گیا تو قریباً ۷۰۰ آدمی جلسہ پر آئے تھے... مگر آج نماز جمعہ کے لئے ہم اس وقت اُس وقت سے تین گنا زیادہ یہاں جمع ہیں۔ دنیا نے اپنی ساری طاقت کے ساتھ اس کے ہر مذہب کے افراد نے، ہر مذہب کے علماء و امراء نے، ہر مذہب کے غرباء نے صوفیاء نے اور ہر مذہب کے مردوں اور عورتوں نے زور لگایا اور پورا زور لگایا کہ سلسلہ کی اشاعت روک دیں۔ اُس کے لئے فریب اور جھوٹ سے کام لیا گیا۔ طرح طرح کی گندی باتوں کی اشاعت سے کام لیا اور جس قدر ممکن طریق اس کے لئے اُن کے ذہن میں آسکتے تھے۔ استعمال کئے۔ مگر جس طرح دریا کا پانی ہاتھ سے روکا نہیں جا سکتا۔ جس طرح موٹی ریت جو مٹھی میں پکڑی جائے اُنگلیوں سے پھسل پھسل کر نکل جاتی ہے۔ بعینہٖ اکابر علماء و صوفیا کی مٹھیوں سے نکل نکل کر وہ نور پھیلنا شروع ہوا جو حضرت مسیح موعود لائے تھے اور آخر کار تمام دُنیا میں پھیل گیا۔‘‘ (الفضل ۴؍دسمبر ۱۹۳۰ء)

جلسہ سالانہ کا خاص اثر

’’دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی جلسہ میں شامل ہوں..... قادیان سے باہر کے دوستوں کو بھی خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ہمّت اور کوشش کریں اور اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی آئیں۔ نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے زیر اثر لوگوں کو بھی یہاں لانے کے لئے کوشش کریں... پیشتر اس کے کہ وہ کسی اور مشغلہ کا فیصلہ کر لیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اپنے دوستوں کو جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک کریں۔ کیونکہ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر چکیں تو پھر فیصلہ کو منسوخ کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ پس پہلے میں اُن لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جن کے ایسے لوگوں سے تعلقات ہوں جو صداقت پسند اور حق جو ہیں تحریک شروع کر دیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو حجاب کی وجہ سے ہمارے سلسلہ سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے یہی دن حجاب کے دور ہونے کا ذریعہ ہیں کیونکہ جب ایک رو پیدا ہوتی ہے تو اُن کو دیکھ کر اور اُن لوگوں میں بھی وہ رو جاری ہو جاتی ہے۔ جب وہ چاروں طرف سے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھیں گے تو ان کے اندر بھی خواہش پیدا ہوگی۔ عام طور پر لوگوں کا ایک جگہ پر جانا بھی ایک دلچسپی پیدا کر دیتا ہے۔ انسان کی یہ عادت ہے کہ جس کام کو بہت سے لوگوں کو کرتے دیکھتا ہے۔ اس کے دل میں بھی اس کے لئے ایک شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ چونکہ سینکڑوں ہزاروں لوگ چاروں طرف ان دنوں میں آرہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو جو دیکھنا ہے۔ اس کے دل میں بھی تحریک ہوتی ہے۔ پھر جلسہ کا ایک خاص طور پر اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت عجوبہ پسند بھی ہے۔ اسی طرح یہاں بھی جلسہ کے دنوں میں لوگ خیال کرتے ہیں۔ معلوم نہیں وہاں کیا ہوتا ہے۔ چلو چل کر دیکھیں تو سہی کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔‘‘

(الفضل ۱۶؍نومبر ۱۹۲۳ء)

باہر سے آنے والے دوست جلسہ سالانہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں

حضورؓ فرماتے ہیں:

’’میں باہر سے آنے والوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہ جلسہ سالانہ پر آئیں اور خوب آئیں اور دوستوں کو اپنے ساتھ لائیں لیکن میں اُن سے اتنا ضرور کہوں گا کہ کچھ عرصہ سے جلسہ پر آنے والوں میں یہ میلان پیدا ہو گیا ہے کہ جلسہ کا نام آرام، سہولت اور مہمان نوازی رکھ لیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جلسہ سالانہ پر آ کر بھی اُس کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ وہ جلسہ دیکھنے آتے ہیں، جلسہ سُننے نہیں آتے۔ ایسے لوگوں کو میں کہوں گا کہ وہ یہاں تقاریر نہ سُن کر گناہ کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ اگر اُنہوں نے یہاں آ کر تقاریر نہیں سُننی تو بہتر ہے کہ وہ یہاں نہ آئیں اور اسی طرح وہ افراد جو اُن کے ساتھ آئیں۔ اگر وہ جلسہ کی تقاریر سُننے کے لئے تیار نہیں یا جو اُنہیں ساتھ لاتے ہیں وہ اُنہیں جلسہ میں بٹھانے پر قادر نہیں تو میں اُنہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اُن کا میلہ کے رنگ میں آنا انہیں خود بھی گناہ گار بناتا ہے اور دوسرے سینکڑوں اور ہزاروں لوگ جو اُنہیں دیکھتے ہیں۔ وہ بھی اُن کی وجہ سے گناہ گار بنتے ہیں۔ وہ اُنہیں دیکھ کر اُن کی سی حرکات کرنے لگ جاتے ہیں۔‘‘ (الفضل ۲۲؍دسمبر ۱۹۵۲ء)

دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں

حضورؓ فرماتے ہیں:

’’میں یہ نہیں کہتا کہ بیمار بھی جلسہ میں بیٹھیں، اُنہیں تندرست رکھنا ہمارا کام ہے۔ اُنہیں اپنی صحت کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے، وہ بے شک آرام کریں۔ لیکن اُنہیں یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ وہ بازاروں میں جائیں اور دُکانوں پر بیٹھیں۔ وہ جلسہ گاہ سے بے شک باہر چلے جائیں۔ لیکن اپنی بیرکوں اور بیٹھکوں میں بیٹھیں۔ اگر اُنہیں کوئی Cronic بیماری ہے تو الگ بات ہے ورنہ ہمارا ڈاکٹر موجود ہوگا۔ اُس کے پاس جا کر علاج کرانا چاہئے۔ بہرحال اُنہیں گھروں میں بیٹھنا چاہئے تا کہ دوسرے لوگ اُن کے بُرے نمونے سے متاثر نہ ہوں۔

جماعت کے معنے ہی یہ ہیں کہ اُس میں ایک نظم پایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں تو ایک شخص بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو تقاریر کے دوران جلسہ گاہ میں نہ بیٹھے۔ سوائے پہرہ داروں کے یا اُن لوگوں کے جو کھانے پکانے اور کھلانے پر مقرر ہوں۔ میں اُنہیں بھی دیکھوں گا کہ وہ اپنے فارغ وقت جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقاریر سُنیں۔ لیکن اگر وہ Duty کے لئے جلسہ گاہ سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں تو دوسرے لوگوں کو ان کی نقل نہیں کرنی چاہئے۔‘‘ (الفضل ۲۳؍دسمبر ۱۹۵۲ء)

جلسہ سالانہ کے دنوں میں دُعاؤں پر زور دیں

حضورؓ فرماتے ہیں:

’’بیرون جماعت سے آنے والوں اور یہاں کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس اجتماع کے موقع پر دُعاؤں کو خاص طور پر مدّنظر رکھیں۔ دُعا تو اس وقت بھی ہوتی ہے۔ مگر جو پہلے کی جائے وہ زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے ہے دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو پہلے جلسوں سے زیادہ ترقیات اور اتحاد اور اتفاق جماعت اور علوم روحانیت کی ترقی کا موجب بنائے۔‘‘ (الفضل ۱۳؍نومبر ۱۹۲۳ء)

ذکر الٰہی پر زور دیں

حضورؓ فرماتے ہیں:

’’جلسہ کی برکات بڑھنے کا ذریعہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی... دینی اجتماع ہو تو ذکر الٰہی اور عبادت زیادہ کی جائے۔

تُم عام اجتماعوں کو دیکھ لو۔ اُن میں اور دوسرے لوگوں کے اجتماعوں میں یہی فرق نظر آتا ہے کہ اُن میں رسول کریمؐ نے ذکر الٰہی اور عبادت پر زور دیا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے اجتماعوں میں ذکر الٰہی اور عبادت

بقیہ صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

اسلام میں مذہبی رواداری، افہام وتفہیم، ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے اور تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی عزت واحترام کو بہت اہمیت دی گئی ہے

مسلمانوں کو صرف یہی حکم نہیں کہ وہ اپنے ہم مذہب مسلمانوں کی ہی مدد کریں بلکہ وہ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ایک سچا مسلمان کسی کے ساتھ بدی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

احمدیت کے سو سال سے زیادہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہماری مساجد کے مینار وہ نور کے مینار ہیں جہاں سے صرف محبت، امن اور حفاظت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔

آج مَیں اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ محبت، امن اور حفاظت کا یہ میرا پیغام اس دنیا کے اختتام تک قائم ودائم رہے گا۔

ہماری بنی نوع انسان سے محبت بغیر کسی لالچ یا کسی خاص ایجنڈا کے ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوسکے۔

(مسجد بیت النور کیلگری (کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مساجد کی تعمیر کی اغراض ومقاصد اور محبت اور امن عالم کے ولولہ انگیز پیغام پر مشتمل بصیرت افروز خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ان مہمان حضرات کے خطابات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

تمام معزز مہمانان گرامی کی خدمت میں السلام علیکم اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت آپ سب پر ہو۔

اللہ کے فضل سے جیسا کہ آپ سبھی جانتے ہیں آج ہم سب یہاں کیلگری میں احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس سے قبل کہ مَیں اسلام میں مساجد کی اہمیت اور مقاصد کے بارہ میں کچھ بتاؤں، مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ تمام معزز مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں جو اپنے وقت کا حرج کرکے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ کی اس تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی کا ثبوت ہے۔ یہ ان مذاہب کے ماننے والوں کی ایک اعلیٰ مثال ہے جو آپس میں رواداری اور بھائی چارہ کی فضا میں ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہماری یہ کوششیں بارآور ہوں اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ مکمل مفاہمت کے ساتھ مل جل کر رہ سکیں۔

آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ احمدیہ جماعت اس شعبہ میں بہت ہی مستقل مزاجی سے کام کر رہی ہے جس کے نتیجے میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور مختلف رنگ ونسل اور سماجی و معاشرتی پس منظر کے لوگ اس تقریب میں ایک ساتھ تشریف فرما ہیں۔ ایک دوسرے کے احساسات اور عقائد کا خیال رکھتے ہوئے ہم یہاں اس قسم کی تقریب میں انسانیت کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں بغیر اس سوچ کے کہ ہم یہاں ایک مسجد کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں جو ایک خالص مذہبی نشان ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں جن کے ماٹو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں، کا اثر لازمی طور پر ان کے متبعین پر پڑنا ضروری تھا۔ تاہم میرا دل آپ کے لئے شکر کے جذبات سے لبریز ہے جنہوں نے تمام اختلافات کے باوجود جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے، ہماری دعوت کو قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

اب مَیں چاہتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر کے مقاصد آپ کو بتاؤں۔ ہماری مساجد دراصل اللہ تعالیٰ کی اس برگزیدہ مسجد کے نمونہ پر بنائی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے سب سے پہلے مکّہ میں بنائی گئی تھی جس کی بنیادی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر دوبارہ اٹھائی تھیں جیسا کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس بات کا ذکر موجود ہے۔ فرمایا اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادیں استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کرلے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کردے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق بتادے اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ البقرہ 129,128)

پہلی چیز جو یہاں بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اے ہمارے خدا ہماری عبادت قبول فرما۔ مسجد کی تعمیر کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں۔ اس کا مقصد وحید وحدہٗ لاشریک خدا کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے نام کو بلند کرنا ہے۔

دوسرے یہ کہ ہماری اولادیں ہمیشہ تیرے حکم کی تابعدار رہیں۔ اللہ کرے کہ وہ ہماری عبادتیں بھی قبول فرمائے اور ہمیں ہمیشہ ہدایت کے راستہ پر چلاتا چلا جائے۔ دراصل یہ بنیادی مقصد ہے جس کے حصول کے لئے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مسجد منافقین نے ظاہری طور پر خدا کے نام پر ہی بنائی تھی جبکہ درحقیقت وہ مسجد فساد پیدا کرنے کے لئے اور تفرقہ ڈالنے اور اتحاد میں رخنہ ڈالنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب والشہادۃ ہے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں خبر دی کہ وہاں کیا ہو رہا تھا؟ اس واقعہ کا ذکر قرآن میں بھی آتا ہے کہ مسجد جس کا ذکر یہاں ہے اس لئے بنائی گئی تھی تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ اور فساد پیدا کیا جاسکے اس کی بنیاد تقویٰ پر نہیں تھی۔ اس بنا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اس مسجد کو گرا دیا جائے تاکہ بے چینی اور فساد کی صورت ختم ہو۔ اس واقع سے ظاہر وباہر ہے کہ مساجد صرف اللہ کا ذکر بلند کرنے کے لئے اور اس کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اللہ کی خالص عبادت کرنے والے یہ بات سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اسی لئے قرآن مجید میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا گھر اس لئے بنا رہے ہیں کہ ہماری اولاد ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار رہے۔

متشدد مُلّاؤں کے عمل اور یاوہ گوئی کی وجہ سے مغربی دنیا میں عموماً اس خیال کو تقویت ملی ہے اور یہاں مقررین میں سے ایک نے اس خیال کا اظہار بھی کردیا ہے اور بعض مسلمان گروپس کی مساجد نے بھی اس خیال کو تقویت دی ہے اور مغربی دنیا میں مساجد بدی کی جڑ بنی گئی ہیں جہاں تشدد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور شدت پسند لوگ پروان چڑھتے ہیں تاکہ وہ معاشرے کا امن وسکون برباد کرسکیں۔ تاہم یہ تأثر مکمل طور پر غلط اور گمراہ کن ہے۔ اسلام میں مذہبی رواداری، افہام وتفہیم اور ایک دوسرے کے احساسات کا خیال رکھنے اور تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کے عزت واحترام کو اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی حفاظت کریں اور فساد ختم کریں۔ عبادت گاہوں کی حفاظت تک ہی یہ ہدایت محدود نہیں بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر آپ ظلم کو ختم نہیں کریں گے تو صرف مساجد ہی نہیں گرائی جائیں گی بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں بھی برباد کردی جائیں گی۔ مذاہب کے مخالف کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو آرام سے زندگی بسر کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس بناء پر صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور مکمل غلبے والا ہے (22:41)۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مذاہب کی حفاظت کی طرف بھی متوجہ کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک طرف تو دوسرے مذاہب اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے ہتھیار اٹھانے کا حکم دے رہا ہو اور دوسری طرف بزور طاقت دوسرے مذاہب کو ملیا میٹ کرنے اور ان کو بزور شمشیر اسلام میں داخل کرنے کی ہدایت بھی دے رہا ہو۔ چنانچہ ایک مسلمان کے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی گئی ہے کہ وہ نہ صرف مساجد کی عزت کرے بلکہ چرچ اور یہودی عبادت گاہوں نیز دوسری عبادت گاہوں کو بھی وہی عزت احترام دے۔ اس لئے ہرگز کسی کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ اب یہاں ہمارے شہر میں مسجد بن گئی ہے۔ خدا ہی اب ہمیں بچائے۔ اب ہمارے امن کا کیا ہوگا؟ ان کو کسی ایسی تشویش کو اپنے دل میں جگہ دینے کی ہرگز ضرورت نہیں۔

جماعت احمدیہ کا مقصد وحید خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اس لئے اگر کوئی چرچ یا کسی اور عبادت گاہ کو حفاظت کی ضرورت پیش آئے وہ ہمیشہ اپنی مدد کے لئے ہمیں مستعد پائیں گے اور یہ کہ عبادت کی طرف متوجہ ہوں اور یہ کہ ایک خدا کو پہچانو اور کامیابی اور نجات کی طرف آؤ۔ کامیابی اور نجات لازمی طور پر اچھے اعمال میں مضمر ہے جن کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وہ اعمال اس کے پسندیدہ ہیں۔ اور وہ کون سے اچھے اعمال ہیں جن کے کرنے کا حکم اس

نے ہمیں دیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ لوگوں کی صلح کاری اور اصلاح کے لئے اچھے کام کرتے ہیں وہ میرا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ کونسا بہتر طریق ہے جس سے بنی نوع انسان کو خوشحالی نصیب ہوسکتی ہے اور امن کی بحالی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم وہ بہترین لوگ ہو جو لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔ (3:111)

پس مسلمانوں کو صرف یہی حکم نہیں کہ وہ اپنے ہم مذہب مسلمانوں کی ہی مدد کریں بلکہ ان کو یاددہانی کروائی گئی ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ اچھے کام کریں اور بدی کا راستہ روکیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جن کو ہدایت ہو کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، وہ خود امن امان کے لئے مسئلہ بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح کی عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔ (16:91)

اس آیت میں ہمیں تین قسم کی نیکیوں کا حکم دیا گیا ہے اور تین قسم کی بدیوں سے منع کیا گیا ہے۔ اس آیت کے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ایک انسان ان نیکیوں پر عمل کرے اور برائیوں سے رکے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائے گا۔ جن کے درجات اللہ کے حضور بلند ہیں۔

پہلا اچھا عمل جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص انصاف پر عمل کرے۔ انصاف کے معاملہ میں قرآن کریم اپنا مطلوبہ معیار بیان فرماتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اگر ایک آدمی کوئی بات کہتا ہے یا کوئی گواہی دیتا ہے تو بیشک وہ گواہی اس کے دوست، رشتہ دار یا اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اسے لازمی طور پر اسے انصاف کے تقاضے پورا کرنے ہوں گے اور سچی گواہی دینا ہوگی۔ یہ وہ انصاف ہے جس سے اسے اللہ کا قرب نصیب ہوگا۔ یہ وہ انصاف ہے جو اس کی عبادت کا مقصد پورا کردے گا۔

دوسرا امر یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ احسان کا سلوک کرے قطع نظر اس کے کہ دوسروں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اگر دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اچھے کام کرنے سے معاشرہ میں امن قائم ہوتا ہو تو پھر اسے ان زیادتیوں کو بھول جانا چاہئے جو اس کے اوپر دوسروں نے کیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ محبت کی ترویج اور امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ نیکی کا سلوک کریں اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس سے دشمنیاں ختم ہوں گی۔ ایک انصاف پر مبنی پُر امن معاشرہ کا قیام ہوگا۔

اس سے بھی مزید اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے دوسروں سے حسن سلوک کرنے اور ان کی مدد کرنے کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے کسی عزیز رشتہ دار کو دیتا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم دوسرں کے ساتھ نیکی کا سلوک اس امید پر نہ کرو کہ وہ بھی بدلہ میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں بلکہ اچھے کام اسے اپنی فطرت ثانیہ کے طور پر انجام دینے چاہئیں۔

ایک سچا مسلمان کسی کے ساتھ بدی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ ایسا معاشرہ جہاں ایسی مثبت سوچ کارفرما ہو وہ ایک نیک اور پُر امن معاشرہ کے قیام کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب بھی حاصل کرسکتا ہے۔

پھر بعض بدیوں کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ بدی سے پرہیز کریں۔ یہ صرف ایک لہو و لعب اور عارضی دلچسپی کا سامان ہے ہر وہ شخص جو ایسی دنیاوی خواہشات میں ملوث ہو کبھی اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ شراب خانوں اور جوا خانوں کی طرف نگاہ دوڑائیے وہ انسان کو کس طرح برائی میں پھنساتے ہیں۔ جبکہ یہ سب چیزیں اس سطحی جواز کے ساتھ کی جاتی ہیں کہ یہ تو بس ذرا بہلاوے اور وقت گزارنے کے لئے ہیں۔ ایک فرد جو اللہ کو یاد نہیں رکھتا، اس کا بیت کے ساتھ بھی کوئی پختہ تعلق پیدا نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد قرآن مجید فرماتا ہے کہ منکرات سے بھی پرہیز کریں۔ دوسرے لفظوں میں صرف بے حیائی کی باتوں سے ہی نہیں بلکہ ہر ایسی بات سے بچے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ جیسے جھوٹ بولنا، دوسروں کے حقوق چھیننا، دوسروں کے احساسات کی پرواہ نہ کرنا دوسروں کے بارے میں بری باتیں کہنا اور دوسروں کے بزرگوں کی عزت نہ کرنا۔ یہ سب وہ امور ہیں جو معاشرہ میں نفرت کی دیواریں کھڑی کرتے ہیں۔ اگر ایک آدمی ان باتوں میں ملوث ہو اور پھر ساتھ یہ دعویٰ بھی کرے کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور خدا کی عبادت کے لئے مسجد جاتا ہے، وہ اللہ کی محبت کبھی بھی حاصل نہ کرسکے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ خطرناک مرض کا ذکر کرتا ہے جو معاشرے کا امن تباہ و برباد کرکے رکھ دیتی ہے، وہ بغاوت ہے۔ ملکی قوانین کی پرواہ نہ کرنا، اپنے ملک سے وفاداری نہ کرنا اور اپنے ملک کی بدنامی کا موجب ہونا، یہ سب وہ امراض خبیثہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بچنے کا حکم دیتا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی احادیث میں یہ ذکر ہے کہ اپنے وطن سے محبت ایک مومن کے ایمان کا جزو ہے۔ یہ وہ تعلیمات ہیں جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہیں۔ تاہم ان پر عمل کرنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی ہستی کا عرفان حاصل نہ ہو۔ اس کا عرفان اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان اس کا خوف اپنے دل پر طاری کرتے ہوئے اس کی عبادت نہیں کرتا۔ مسجد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور مخلوق کے حقوق کی بجا آوری میں اپنی ذمہ داری نبھائی جائے۔ اس لئے اگر اس علاقہ میں کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ مسلمانوں نے اب مسجد بنالی ہے جس سے کمیونٹی کا امن برباد ہوگا، انہیں فکر نہیں کرنی چاہئے۔ انہیں مطمئن ہو جانا چاہئے۔ احمدی مسلم کمیونٹی ایک ایسی جماعت ہے جو مکمل طور پر اس سچے اسلام کی علمبردار ہے جو ان دونوں حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ احمدیہ کمیونٹی کی مساجد سے آپ کا دل ہر قسم کے خوف سے مبرا ہونا چاہئے۔ احمدیہ مساجد اس لئے بنائی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے خالق کی طرف بلایا جائے۔ ہماری مساجد کے مینار اس لئے بنائے جاتے ہیں تاکہ امن اور محبت کی روشنی دنیا میں پھیلائی جائے اور یقیناً اس مسجد کے مینار تعمیر کرنے کا یہی مقصد مدنظر تھا اور اسی طرح دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی مساجد جو حقیقی مساجد ہیں کے مینار ہیں ان میں یہی مقصد کارفرما رہا ہے۔ ہماری مساجد میں ہر وہ شخص عبادت کرسکتا ہے جو واحد و یگانہ خدا کی پرستش کرنا چاہتا ہو۔ ہم رسول کریم ﷺ کی اس زرّیں مثال کی پوری نیک نیتی سے اتباع کرتے ہیں جو رسول اللہؐ نے خود قائم فرمائی تھی جب رسول اللہؐ نے نجران کے ایک عیسائی وفد کو مدینہ میں اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ہماری تعلیم امن پر مبنی ہے ہماری تعلیم محبت پر مبنی ہے اور یہی اسلام کی حقیقی اور بنیادی تعلیم ہے جو قرآن کریم سے ہمیں ملتی ہے جس کو بدقسمتی سے دنیا نے بھلا دیا ہے۔ ہماری جماعت کے بانی نے ہمیں اس نہایت پیاری تعلیم سے روشناس کروایا ہے۔ میں اس حیرت انگیز تعلیم کی چند مثالیں آپ کے ازدیاد علم کے لئے آپ کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ایمان کے کامل حصے صرف دو ہی ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا سے محبت اور دوسرے اس کی مخلوق سے اتنی محبت کہ آپ ان کے درد کو اپنا درد محسوس کریں اور ان کے لئے دعا کریں۔ ایک سچا مسلمان جب مسجد میں عبادت کے لئے آتا ہے، اسے صرف اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے یا رشتہ داروں کے لئے ہی دعا نہیں کرنی چاہئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اس میں دوسروں کی تکلیف دور کرنے کے لئے ایک تڑپ اور جوش ہونا چاہئے۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا شخص جو دوسروں کے لئے دعا کرتا ہو اس کے دل میں ان کے خلاف کوئی بغض و عناد یا نفرت بھی موجود ہوگی۔ نہیں ایسا کبھی ممکن نہیں۔ ایک دل جو عبادت کے لئے مسجد آتا ہے وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس خانہ خدا نے اس میں ایک تبدیلی پیدا کردی ہے جس کے نتیجہ میں اس نے اللہ کی مخلوق سے بھی محبت کرنی شروع کردی ہے۔

پھر مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنا ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ یاد رکھو، میری تعلیم کے مطابق لوگوں سے محبت اور شفقت کے سلوک کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ کسی قوم یا فرد کو اس دائرہ سے خارج نہ کرنا چاہئے اور میں یہ نہیں کہتا کہ اپنی محبت اور نرم دلی اور حسن سلوک صرف مسلمانوں تک ہی محدود رکھیں، نہیں بلکہ مَیں تاکیداً نصیحت کرتا ہوں کہ آپ تمام بنی نوع انسان سے نیک دل اور نرمی کا سلوک روا رکھیں خواہ وہ کہیں ہوں اور کوئی ہوں، خواہ وہ ہندو ہوں مسلمان ہوں یا کسی اور مذہب کے پیروکار ہوں۔ میں ایسے لوگوں کے طریق کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو صرف اپنے ہم مذہب لوگوں تک ہی اپنی نرم دلی کو محدود رکھتے ہیں۔ مَیں تکرار سے اس بات کی پُر زور الفاظ میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کسی قوم کے لئے بھی نرم دلی کو ہرگز محدود نہ کریں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے آنے کا مقصد اور اس مقصد کے حصول میں تمام انبیاء کا اشتراک ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے اور بنی نوع انسان کے درمیان باہمی محبت کا ایک مضبوط تعلق استوار ہو اور ان کے حقوق معزز و محترم ہوں۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا، تمام دوسرے امور ہیچ ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی دلکش تعلیم ہے۔ اس کی بیشمار مثالیں ہمیں قرآن کریم سے ملتی ہیں اور مسیح الزمان نے بھی ہمیں بیشمار مثالوں سے بہرہ ور کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دل ان خوبصورت تعلیمات کی آماجگاہ ہوں، کیا ان کے دلوں میں بغض و کینہ و نفرت سما سکتے ہیں یا وہ صرف محبت اور شفقت کے نعرے ہی لگائیں گے اور یہی ان کا مطمح نظر ہوگا؟ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ سے اچھی طرح متعارف ہیں وہ صرف یہی کہہ سکیں گے کہ ہم نے اس جماعت میں سوائے امن اور محبت کے کچھ نہیں پایا۔

یہ وہ خوبصورت تفسیر قرآن ہے جو حضرت مسیح محمدی نے پھر سے ہمیں متعارف کروائی اور جس نے ہمیں یہ نعرہ دیا کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔ مزید برآں یہ کہ ہمارا یہ پیغام صرف پچھلی تین یا چار دہائیوں سے ہی منصۂ شہود پر نہیں آیا بلکہ احمدیت کی سو سال سے زیادہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہماری مساجد کے مینار وہ نور کے مینار ہیں جہاں سے صرف محبت، امن اور حفاظت کی کرنیں ہی پھوٹتی ہیں۔ پس آج مَیں اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں اور مَیں اعلان کرتا ہوں کہ محبت، امن اور حفاظت کا یہ میرا پیغام اس دنیا کے اختتام تک قائم و دائم رہے گا۔ جماعت احمدیہ جو اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ کس طرح خلافت کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے اتحاد وابستہ ہے اور وہ جو حقیقی اسلام کی پیرو آج اس وجہ سے ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے پیروکار ہیں، اس پیغام کو کبھی بھی رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ یہ ہماری مسجد یا کوئی اور مساجد جو مستقبل میں ہم اس ملک میں یا کہیں بھی تعمیر کریں گے، امن اور حفاظت کے نشان کے طور پر ابھریں گی۔

ہم وہ لوگ ہیں جو تمام مذاہب کے انبیاء مرسلین کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم تمام بنی نوع انسان کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم ہر ایک نبی پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہر قوم میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات، اقتباسات سے پتہ چلتا ہے جو میں پہلے پڑھ چکا ہوں، تمام انبیاء دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق قائم کرنے آئے تھے اور یقیناً یہی وہ امر ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے اور یہی امر ہمارے لئے رسول کریم ﷺ کے ذاتی اسوہ حسنہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر چند لوگوں کے نہایت ہی ناپسندیدہ فعل نے اسلام کے بارہ میں غلط تاثر قائم کیا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں اسلامی تعلیمات میں کوئی نقص یا خرابی ہے۔

مَیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے معزز مہمانوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور محبت کی ایک فضا قائم کرنے میں ہماری مدد کریں تا ہم اس دنیا کو تباہ ہونے سے بچاسکیں اور تا ہم اپنی نسلوں کا مستقبل سنوار سکیں، آیئے ہم ان کو ایک انتہائی مہیب اور خوفناک جنگ کے خطرات سے بچاسکیں۔ آج دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ یہ دور ایٹمی اسلحہ سے لیس اسلحہ کا دور ہے۔ اگر یہ ایٹمی اسلحہ جو بڑے پیمانہ پر تباہی پھیلانے والا ہے پھٹ پڑتا ہے تو آنے والی نسلیں اپنے ہمیشہ کے لئے نہ مندمل ہونے والے زخموں کی وجہ سے ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ ابھی وقت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے لگ جائیں۔ اللہ کرے کہ ہم ایسا کرنے کے قابل ہوسکیں۔

مَیں ایک دفعہ پھر آپ کا، اپنے دل کی گہرائیوں

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

سے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہماری اس افتتاحی تقریب کی دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب میں شریک ہوئے اور ہماری محبت کا جواب اپنی بے مثال محبت سے یہاں آ کر دیا۔ ہماری شکرگزاری صرف رسمی نہیں بلکہ ہمارا طریق اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا ہے۔ اس طرح کے شکریہ کی بنیاد حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظیم الشان صداقتوں پر ہے جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کے بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

ایک سچے احمدی کے ہر عظیم کام کا مقصد جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اللہ کی رضا کا حصول ہے۔ اس لئے یہ شکریہ اللہ کے احکام کے ماتحت بھی ادا کیا جانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان سے محبت رکھتا ہے اس لئے ہماری بنی نوع انسان سے محبت بغیر کسی لالچ یا کسی خاص ایجنڈا کے ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے تا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکے۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں بھی اور آپ کو بھی اس قابل بنائے کہ ہم یہ باہمی محبت اور شفقت کی فضا قائم رکھ سکیں۔ آمین

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں تین ہزار سے زائد افراد و خواتین شامل ہوئے۔

اپوزیشن لیڈر کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں اپوزیشن لیڈر Hon. Dr. Stephane Dion نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بیت سے ملحقہ ملٹی پرپز ہال میں مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور کھانے کے پروگرام کے بعد آخر پر بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باری باری ہر میز پر تشریف لے گئے اور مہمانوں سے ملے ان سے گفتگو فرمائی، تصاویر ساتھ ساتھ کھینچی جارہی تھیں۔ بعض مہمان خصوصی طور پر درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتے اور اسے اپنے لئے سعادت سمجھتے۔ مہمانوں سے ملنے کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری میلہ میں شرکت

پروگرام کے مطابق دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شہر کے میئر Dave Bronconier کی خصوصی دعوت پر "Calgary Stampede" دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ Stampede ہر سال منعقد ہوتا ہے جس کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے مہمان آتے ہیں۔ اس شو (Show) کو روئے زمین کا عظیم ترین آؤٹ ڈور شو بھی کہا جاتا ہے۔ اس شو (Show) کا نام Rodeo ہے۔ اس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے کھلاڑی ایک وحشی بیل کی پیٹھ پر سوار Cowboy ہوتے ہیں۔ وحشی بیل بہت زور سے چھلانگیں لگاتا ہے اور اچھلتا کودتا ہے جو سوار زیادہ دیر تک توازن برقرار رکھتے ہوئے اس کی پیٹھ پر سوار رہتا ہے اس کو فاتح گردانا جاتا ہے۔ بیل (Bull) کی کمر پر ایک رسہ بندھا ہوتا ہے اور سوار کو صرف ایک ہاتھ سے اس رسہ کو تھامنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ کیلگری سٹیمپیڈ (Calgary Stampede) 1912ء سے منعقد ہو رہا ہے اس میلہ میں بپھرے ہوئے بیلوں پر اچھلتے ہوئے سوار اور بے قابو گھوڑوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کھلاڑی اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھوڑا گاڑیوں کی دوڑ، اعلیٰ نسل کے گھوڑوں اور دیگر مویشیوں کی نمائش، مختلف مصنوعات کی نمائش اور دیگر مختلف تقاریب کے ساتھ ساتھ زراعت کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کا بھی وسیع انتظام ہوتا ہے۔

سٹیڈیم میں استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجے سٹیڈیم پہنچے۔ جہاں میئر Dave Bronconier پہلے سے ہی حضور انور کے انتظار میں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی اور قافلہ کی دیگر گاڑیوں کو ایک سپیشل انتظام کے تحت سٹیڈیم کے اس حد تک جانے کی خصوصی سہولت دی گئی جہاں صرف خاص شخصیات کی گاڑی جاتی ہے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے نیچے اترے میئر نے حضور انور کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو VIP انکلوژر میں لے گئے۔

سٹیڈیم سے اس میلہ کا یہ سارا پروگرام سارے براعظم شمالی امریکہ میں ٹیلیویژن پر Live ٹیلی کاسٹ ہو رہا تھا۔ اس موقعہ پر اس میلہ کی انتظامیہ نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سٹیڈیم آمد کا بتایا اور حضور انور کا تعارف کروایا اور اعلان میں بتایا کہ حضرت مرزا مسرور احمد جو عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں اور کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے کیلگری تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں۔ میئر Dave Bronconier بھی His Holiness کے ساتھ موجود ہیں۔ اس اعلان کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے اور سٹیڈیم میں ہزاروں کی تعداد میں موجود حاضرین نے تالیاں بجا کر حضور کا استقبال کیا۔ یہ تقریب پورے براعظم شمالی امریکہ میں براہ راست پیش کی جارہی تھی۔ اس طرح پہلی بار شمالی امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف براہ راست نشر ہوا۔

اس پروگرام میں شرکت کے بعد ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مسجد بیت النور کیلگری تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ کینیڈا کی آٹھ جماعتوں Regine، Lloydminister، Edmonton، Surrey، Surrey East، Saskatoon، West، Vancouver اور Winnipeg سے آنے والے سترہ صد سے زائد احباب جماعت، مرد و زن اور بچوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مرد احباب نے باری باری حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین بھی باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں، سلام عرض کرتیں، اپنے معاملات اور مسائل بیان کر کے دعا کی درخواست کرتیں۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کو دعائیں دیتے ہوئے رخصت کرتے۔ بڑی عمر کی بچیوں کو قلم اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات سوا دس بجے تک جاری رہا۔

اعلانات نکاح

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے مسنون خطبہ کے بعد فرمایا۔ اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ بعد ازاں حضور انور نے ریحانہ عصمت شاہ صاحبہ بنت سید تنویر احمد شاہ صاحب کا نکاح طلحہ صاحب کے ساتھ، عزیزہ صوفیہ بنت طارق محمود صاحب کا نکاح فرحان شاہین صاحب کے ساتھ اور شاہدہ طلعت صاحبہ کا نکاح وقاص محمود صاحب کے ساتھ کا اعلان فرمایا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور ہمیشہ دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے۔

بعد ازاں ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت النور کے افتتاح کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کو الیکٹرانک میڈیا میں اور دنیا بھر کے پرنٹ میڈیا میں غیر معمولی Coverage ملی ہے۔

کینیڈا کے درج ذیل 9 ٹی وی سٹیشنز نے مسجد کے افتتاح کو کوریج دی ہے۔ یہ ٹی وی سٹیشنز دیکھنے والوں کی تعداد 3.1 ملین ہے۔ CBC National، CBC
Global، CBC French، Newsworld
ATN، City TV، CTV National، National
Soul (WEB TV)، Shaw Community TV

✿ کینیڈا کے درج ذیل 9 ریڈیو سٹیشنز نے مسجد بیت النور کے افتتاح کو کوریج دی۔ ریڈیو سننے والوں کی تعداد 2.3 ملین ہے۔ CBC National، CBC
660 AM، CFRA 580 AM، French،
CFRB 1010، 1150 AM، CHQR 770،
CKFM، CKNW

✿ پرنٹ میڈیا نے پورے کینیڈا Ontario، New Foundland، Alberta، Quebec، Nova Scotia، New Brunswick اور برٹش کولمبیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی یہ اخبارات پڑھنے والوں کی تعداد چار ملین ہے۔ چند اخبارات کے نام یہ ہیں۔
Calgary Herald، Globe and Mail،
National Post، Vancouver Sun،
Calgary Sun، Edmonton Journal،
Abbots، London Free Press، Metro
Embassy Magazine، Ford News،
Guelph and، Ottawa Citizen، Macleans
Mercury

ان ملکی اخبارات کے علاوہ آسٹریلیا، جرمنی، نیوزی لینڈ، انڈیا، پاکستان، اٹلی، برطانیہ، امریکہ، بلجیم اور کینیا کے اخبارات نے بھی مسجد کے افتتاحی پروگراموں کو کوریج دی۔

انٹرنیٹ کوریج

✿ اس کے علاوہ دنیا بھر کے انٹرنیٹ کی 130 مختلف سائٹس نے کیلگری بیت کے افتتاح کو کوریج دی۔ چند اہم News Websites کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔Reuters ۔2 Fox News ۔3 Forbes۔
4۔Press Associated ۔5 PR
6۔Newswire ۔USA Today
7۔Washington Post ۔8 Canadian
9۔Press ۔10 Globe and Mail ۔Wall
11۔Street Journal ۔Canoe (Largest
Network in Canada)۔
12۔Canada.com ۔13 Yahoo News۔
14۔Google News ۔15 MSNBC ۔16
17۔AOL ۔Radio Canada
18۔International ۔19 CBC News ۔Al
Arabiya News Channel (UAE)۔
20۔Bega News Press(Belgium)۔
21۔IT News (Italy) ۔22 Hindustan
23۔Times-India ۔Dose۔
24۔Sympatico MSN ۔25 RTR
26۔London (UK) ۔27 PR-Web USA۔
28۔Canadian Business ۔Canadian
29۔Broadcasting Corporation ۔City
30۔TV ۔CKNW ۔31 Indian Business
32۔Times ۔PMO ۔33 PR USA-Net۔
34۔International Business News

✿ اس کے علاوہ عرب ممالک کے درج ذیل 41 اخبارات، جرائد اور انٹرنیٹ کی ویب سائٹس نے کیلگری مسجد کے افتتاح کی کوریج دی۔

الجزیرہ، قطر۔ بی بی سی، بریطانیہ۔ الاسلام الیوم، سعودیہ۔ الوطن، قطریہ۔ 26 سبتمبر، الیمن۔ عرب نت، مصر۔ آتحیتی، مصر۔ حیاتنا۔ اخبار مکتوب۔ ہدایۃ، سعودیہ۔ الدستور، الاردن۔ فلسطین الآن، فلسطین۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
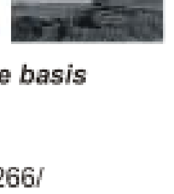
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

النہار، لبنان۔ الحیاۃ الجدیدۃ فلسطین۔ الرای، الکویت۔ لملتقی۔ انجیلی۔ ایلاف، لندن/سعودیہ۔ اقناوکالت الانباء لقرانیۃ، طہران۔ بزنس کوم، الامارات۔ المدی، بیروت۔ الوفاق، ایران۔ الھدی اسلامیۃ، ایران۔ المستقبل، لبنان۔ الشرق الاوسط، U K۔ رسالالانباء، ایران۔ الاہرام، مصر۔ محیط شبکۃ الاعلام العربی، مصر/امارات۔ ارام، لندن۔ الکوثر، ایرانیۃ۔ العنابی، قطر۔ تایم تورک روابی لتلنیۃ المعلومات، ترکیا۔ سودان سفاری، السودان۔ الوطن، الکویت۔ العرب الیوم، الاردن۔ الوقت، 973 البحرین۔ شبکۃ الطیف، الیمن۔ مصراوی، مصر۔ الایام، فلسطین۔ اخبار مصر، مصر۔ مدونہ الصعالیل۔ Omedia، اسرائیل عبرانی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا اور کیلگری مسجد کا افتتاح غیر معمولی تائیدات اور نصرت الٰہی کے نظارے لئے ہوئے ہے اور دنیا بھر کے ممالک اپنے میڈیا میں اس کو جگہ دے رہے ہیں۔

میڈیا کوریج کے چیدہ چیدہ نکات

❁ سی بی سی کینیڈا نے نیشنل نیوز میں جو کہ کینیڈا بھر میں نشر کی جاتی ہیں حضورانور کے خطبہ جمعہ کی دومنٹ کی خبر نشر کی جس میں خطبہ کا ابتدائی حصہ مسجد کی تصاویر اور سیدنا حضرت مسیح موعود کی تصویر دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ جماعت کا تعارف امن کے داعی کی حیثیت سے کرواتے ہوئے تعریفی کلمات کہے گئے۔

❁ ملک کے کثیر الاشاعت اخبارات نے جماعت کے بارے تعریفی کلمات لکھے اور معزز شخصیات کے تحسین آمیز کلمات بھی شائع کئے۔ مثلاً وزیراعظم نے اپنے خطاب میں کہا جماعت احمدیہ اسلام کا حقیقی اور امن پسندانہ چہرہ اجاگر کرتی ہے اور یہ مسجد امن اور سماجی ہم آہنگی کی علامت ہے۔ حضورانور کے بارے میں وزیراعظم نے کہا کہ وہ مذہبی آزادی اور امن کے ایک جرأت مند چیمپیئن ہیں۔

❁ کیلگری کے میئر نے کہا کہ یہ مسجد کیلگری کے افق پر طلوع ہونے والا ایک تابناک اضافہ ہے۔

❁ اپوزیشن لیڈر اور لبرل پارٹی کے سربراہ سٹیفن ڈیئون نے جماعت کے وطن سے محبت کو ایمان کا جزو قرار دینے والے عقیدہ کی بے حد تعریف کی۔

❁ کیتھولک بشپ ہنری نے اخلاقیات کے متعلق جماعت کی تشویش اور توجہ کی تعریف کی۔

بہت سے مضامین میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ حضورانور نے خلافت جوبلی کے سال میں اس مسجد کا افتتاح فرمایا ہے۔ اس بات کا بھی بار بار اعادہ کیا گیا کہ اس مسجد پر خرچ کی جانے والی خطیر رقم افراد جماعت کی اعلیٰ مالی قربانیوں سے حاصل ہوئی ہے۔

❁ ایمبیسی میگزین نے لکھا:

مسجد بیت النور کی افتتاحی تقریب میں مسٹر ہارپر نے احمدیہ کمیونٹی کے معتدل، برداشت وحوصلہ اور امن پسندانہ کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا، ”کیلگری، البرٹا اور کینیڈا کے شہری اس مسجد اور اس میں عبادت کرنے والوں میں اسلام کا ایک معتدل اور انسان دوستی والا رخ دیکھیں گے“۔ مسٹر ہارپر نے مزید کہا ”آپ اچھی طرح یہ جانتے ہیں کہ مذہبی آزادی کی حمایت کرنا یہاں بھی اور پوری دنیا کے امن واستحکام کے لئے بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے“۔

❁ کینیڈا ڈاٹ کام اور مختلف اخبارات نے لکھا:۔

وزیراعظم سٹیفن ہارپر نے وہاں موجود لوگوں کو بتایا کہ احمدیہ کمیونٹی امن و برداشت کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی ہے کیونکہ یہ خود انیسویں صدی کے اواخر سے ظلم وستم کا نشانہ بنتی آرہی ہے۔ انہوں نے کہا ”اس مسجد میں ہم اسلام کا امن ومحبت والا رخ دیکھ رہے ہیں“۔ انہوں نے مزید کہا ”احمدیوں نے کینیڈا کو اپنایا ہے اور کینیڈا نے آپ کو اپنا لیا ہے“۔

❁ کیلگری کے میئر ڈیو برونکویئر نے حاضرین کو جون 2005ء کا وہ سرد اور بارش والا دن یاد دلایا جب اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا ”آج جو ہم یہاں دیکھ رہے ہیں وہ آپ کے عقیدے اور جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق کا ثبوت ہے۔ آپ کی مسجد کیلگری کے افق پر ایک قابل فخر اضافہ ہے۔

❁ براعظم افریقہ میں کینیا کے نیشنل اخبار The Standard نے درج ذیل خبر شائع کی۔

کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد۔

اس ہفتہ احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت نے کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کیا۔ یہ مسجد فن تعمیر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے جو نہ صرف عبادت کے مقصد کو پورا کرنے والی بلکہ اس تیزی سے ترقی کرتے ہوئے شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بنے گی۔

کیلگری میں صرف تین ہزار افراد کی یہ جماعت ہے لیکن ان کے عہدیداران کو امید ہے یہ تعداد بہت جلد بڑھے گی اور اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے 48 ہزار مربع فٹ اور بلند و بالا خوبصورت مینار اور نقش نگاری کے ساتھ اس مسجد کو ایسے شہر میں تعمیر کیا گیا۔ جہاں اکثریت پرانے خیالات رکھنے والے عیسائیوں کی ہے۔ جماعت کے نمائندہ نے بتایا کہ صرف بڑی مسجد بنانا ہمارا مقصد نہ ہے جو تعمیراتی شاہکار ہو بلکہ جماعت کی مستقبل کی ضرورتوں کو سامنے رکھا گیا ہے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں گلیوں میں پھرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ اپنا وقت مفید کاموں میں صرف کریں۔ بدھ کے روز جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام کیلگری تشریف لائے اور انہوں نے اس مسجد کا معائنہ کیا۔ جمعہ کے روز امام جماعت احمدیہ کا خطبہ یہاں سے 190 ملکوں میں براہ راست نشر کیا جائے گا۔ ایک اندازہ کے مطابق کینیڈا میں اس جماعت کے پچاس ہزار ممبرز ہیں۔

مختلف اخبارات نے اپنی اشاعت میں حضرت مسیح موعود کی تصاویر شائع کیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر شائع کی اور پرائم منسٹر کینیڈا کو مسجد کا وزٹ کرتے ہوئے اور حضورانور کے ہمراہ دکھایا گیا۔

6/جولائی 2008ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے چار بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آج دورہ کینیڈا کا آخری دن تھا۔ صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور کیلگری کی مقامی جماعتوں کے احباب وخواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ آج کیلگری نارتھ ایسٹ، کیلگری نارتھ ویسٹ کیلگری ساؤتھ اور Toronto کی جماعتوں کے اٹھارہ صد سے زائد احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ امریکہ، جرمنی اور پاکستان سے آئے ہوئے احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

تمام مرد احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضورانور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین نے بھی حضور انور کے پاس سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا اور حضورانور کی خدمت میں دعا کی درخواستیں کیں اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بڑی عمر کی بچیوں کو قلم اور کمسن بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تصاویر

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور میں تشریف لے آئے جہاں جماعت کیلگری کی مجالس عاملہ، انصار، خدام کی مجالس عاملہ اور مسجد بیت النور کی تعمیر میں حصہ لینے والے کارکنان اور دیگر مختلف شعبوں اور رضا کاروں اور ڈیوٹی دینے والے خدام نے مختلف گروپس کی صورت میں باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت النور میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پارک کی سیر

شام سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے سامنے واقع پارک میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ احباب کا ایک جم غفیر حضور انور کے ہمراہ تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں کیلگری اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب وخواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ سیر کے دوران احباب جماعت ایک ایک لمحہ سے لطف اندوز ہورہے تھے اور سینکڑوں کیمرے ان مبارک لمحات کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کررہے تھے۔

حضورانور اس خوبصورت اور سرسبز وشاداب پارک کی سیر کے دوران ایک سرسبز ٹیلہ پر تشریف لے گئے اور وہاں پر نصب دوربین سے اردگرد کے علاقہ کو دیکھا۔ حضور انور کے دائیں بائیں اور چاروں طرف ایک ہجوم تھا جو ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ سیکیورٹی پر مامور خدام بچوں کو پیچھے ہٹاتے تو حضور انہیں منع فرمادیتے کہ انہیں رہنے دیں۔ پارک کی سیر کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور ایک لمبا عرصہ اپنے عشاق کے درمیان کھڑے رہے۔ ایک طرف بچیاں الوداعی نغمات پڑھ رہی ہیں تو دوسری طرف مرد احباب نعرے بلند کررہے تھے۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے پُرنور چہرہ پر مرکوز تھیں۔ ان انتہائی مبارک اور بے انتہا برکتوں کے حامل لمحات سے ہر چھوٹا بڑا اور مرد وعورت سیراب ہورہے تھے۔ حضور ان احباب کے درمیان میں تھے اور انتہائی قریب تھے۔ اس موقعہ پر امیر صاحب کینیڈا نے افسر جلسہ سالانہ نعیم بشیر صاحب اور مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے کارکنان کا تعارف کروایا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

ائرپورٹ کے لئے روانگی

اب جدائی کے لمحات قریب آرہے تھے۔ الوداعی نغمات اور فلک شگاف نعروں کی جگہ رقت آمیز مناظر نے لے لی تھی۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضورانور نے الوداعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ جونہی حضورانور کی گاڑی مسجد سے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آرہی تھیں۔ سبھی کے چہرے اداس تھے اور آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ اس روح پرور منظر میں حضورانور کی گاڑی مسجد کے احاطہ سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مین روڈ پر آگئی۔ مقامی پولیس کا ایک دستہ قافلہ کو اسکارٹ کررہا تھا۔ حضورانور کے قافلے کو راستہ دینے کے لئے پولیس نے تمام راستے روکے ہوئے تھے اور عام ٹریفک کے لئے سڑکوں کو بند کردیا تھا۔

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کیلگری کے ایئرپورٹ پر پہنچے۔ ایئرپورٹ پر حضورانور کی گاڑی کے لئے بالکل گیٹ کے سامنے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔ حضورانور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ

دعائے مغفرت :- مکرمہ نظیراً بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم پیرو خان صاحب ساکن کیرنگ صوبہ اُڑیسہ بعمر ۷۰ سال بقضاء الٰہی مورخہ 21/فروری 2008ء کو وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نیک طبیعت، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ کارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کا خود حافظ وناصر ہو۔
(ندیم احمد خان انسپکٹر دفتر خدام الاحمدیہ بھارت)(اعانت بدر-/100)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے اترے تو فارن آفس کی ایک آفیسر اور برٹش ایئرویز کی مینیجر نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب، ریجنل امیر Proiries سلمان خالد صاحب اور نیشنل جنرل سیکرٹری ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے VIP لاؤنج میں ساتھ آئے اور بعدازاں جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز میں سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز رات نو بجکر پچاس منٹ پر کیلگری سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔

لندن میں آمد

7رجولائی بروز سوموار دوپہر پونے دو بجے یہ فلائٹ لندن پہنچی۔ امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ جہاں مرکزی وکلاء امیر صاحب یوکے، مبلغ انچارج یو۔کے، صدر مجلس انصاراللہ، صدر خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ بچیاں کورس کی صورت میں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

قافلہ کے ارکان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ اور کینیڈا کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا۔ مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) (خاکسار) عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم محمد احمد ناصر صاحب (افسر حفاظت خاص)۔ مکرم ناصر سعید صاحب۔ مکرم محمود احمد خان صاحب۔ (عملہ حفاظت خاص)

اس کے علاوہ غلام مصطفیٰ صاحب آف لندن اور حمید احمد عارف صاحب آف پاکستان کو امریکہ سے اس قافلہ کے ساتھ شامل ہونے اور سفر کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔

☾☾☾☾☾

ترجمۃ القرآن کا مراسلاتی کورس

جملہ احباب جماعت بھارت کو نہایت مسرت سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مراسلاتی کورس کے ذریعہ ترجمۃ القرآن کی منظوری عنایت فرمائی ہے فی الحال یہ کورس اُردو زبان میں شروع کیا جا رہا ہے اس میں قرآن مجید ناظرہ جاننے والے احباب و مستورات شریک ہو سکتے ہیں بالخصوص اساتذہ کرام، ڈاکٹر صاحبان، انجینئر اور وکلاء کالج کے طلباء و طالبات اس کورس میں ضرور شامل ہوں۔

یہ ترجمۃ القرآن کا دو سالہ کورس ہوگا جس کے اسباق دفتر تعلیم القرآن کی طرف سے انشاء اللہ ہر ماہ بھجوائے جائیں گے۔ جنوری ۲۰۰۹ء سے یہ کورس انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔ یکم جنوری ۲۰۰۹ء تا ۱۵رجون ۲۰۰۹ء تک چھ مرتبہ ساڑھے سات پاروں تک اسباق بھجوائے جائیں گے۔ جون کے آخری ہفتہ کی اتوار کو اس کا امتحان اوپن بک کے طریق پر ہوگا۔ اسی طرح دوسرے سمسٹر میں بقیہ ساڑھے سات پارے دسمبر تک بھجوائے جائیں گے جن کا امتحان دسمبر کے دوسرے ہفتے کی اتوار کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دوسرے سال ۲۰۱۰ء میں ہر ماہ اسی طرح مراسلاتی کورس کے ذریعہ آخری پندرہ پارے کا امتحان لیا جائے گا۔ جو جون کے آخری اتوار اور دسمبر کے دوسرے اتوار کو ہوگا۔ امتحان پاس کرنے والے احباب و مستورات کو دفتر کی طرف سے باقاعدہ سندات بھجوائی جائیں گی اور اوّل-دوم-سوم آنے والے افراد کو انعام بھی دیا جائے گا۔ اس کورس میں شامل ہونے والے احباب و مستورات سے درخواست ہے کہ اپنا مکمل پتہ دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کو بھجوائیں۔

تمام امراء، صدر صاحبان، سکرٹریان تعلیم القرآن مبلغین، معلمین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شامل کریں اور فہرست مع مکمل پتہ دفتر کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر نشرواشاعت قادیان)

تحریک جدید کے سالِ نو کا بابرکت آغاز

اور

مخلصین جماعتِ احمدیہ بھارت کی ذمہ داریاں

۷ ِنومبر ۲۰۰۸ء کو "مسجد المہدی" بریڈفورٹ برطانیہ کے افتتاح کے مبارک موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ سے تمام مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کو علم ہو چکا ہوگا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ انقلابی تحریک "تحریک جدید" ۳۱ ِاکتوبر کو شاہراہ غلبہ اسلام پر جاری اپنے کامیاب و کامران سفر کے ۷۴ سال مکمل کر کے یکم نومبر سے بفضلہ تعالیٰ ۷۵ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ الحمدللہ۔ سال گزشتہ کے وعدوں کی شایان شان تکمیل میں مخلصین جماعت احمدیہ بھارت نے جس مومنانہ روح مسابقت کا مظاہرہ کیا اس کے لئے وکالت مال تحریک جدید اپنے تمام معاونین کی تہہ دل سے مشکور ہے اور بارگاہ رب العزت میں دست بدعا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور ان کے جذبہء اخلاص و قربانی میں فراوانی عطا فرمائے۔ آمین

خلفاء سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات کے بالمقابل تحریک جدید کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "جہاد کبیر" اور اس جہاد میں حصہ لینے والوں کو بدری صحابہؓ کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ نیز اسے دیگر تمام طوعی چندوں کے مقابلہ میں لازمی چندہ کی حیثیت دی ہے۔ یہی وہ بابرکت آسمانی تحریک ہے جس کی بدولت جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کا امتیازی مقام حاصل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۳ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا:-

"یہ ایک ایسا فخر تم کو حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں کر سکا۔ اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ اپنے اس فخر کو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اس کام کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بڑھاتے چلے جاؤ۔"

تحریک جدید کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو عطا ہونے والے اسی امتیازی شرف کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۲۵ ِاکتوبر ۱۹۸۵ء کے خطبہ جمعہ میں اشاد فرمایا تھا:-

" تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں..... اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ، دو دو روپئے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا..... جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آ رہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے۔ اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔"

اگرچہ تحریک جدید کے مالی مطالبہ میں ہر فرد جماعت کو اپنے لئے تا حد استطاعت قربانی کا معیار خود طے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ تاہم اس کے لئے یہ فیصلہ کرتے وقت اس بابرکت الٰہی تحریک کی عظمت و اہمیت اور اس کے سپرد لامحدود بین الاقوامی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اس ضمن میں خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو بھی ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔ غلبہ دین متین کے مہتم بالشان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہر فرد جماعت کو حسب استطاعت مندرجہ ذیل دو معیاروں میں سے کسی ایک معیار کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے:-

"اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور وہ اگر ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو روپئے ہی بطور وعدہ لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۶ ِنومبر ۱۹۵۳ء)

پس آج جب کہ دنیا بھر کی جماعتیں تحریک جدید کے مالی جہاد میں اسی نہج پر معیاری قربانیاں پیش کر رہی ہیں حسب ہدایت محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک لندن تمام مخلصین جماعت احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھ کر اپنے وعدوں کو کم از کم اس معیار پر لانے کی ضرور کوشش کریں جسے اچھی اور بہترین قربانی کہا جا سکے اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے شمار افضال و برکات سماوی کا وارث کرے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

وکیل المال تحریک جدید قادیان

☆☆☆

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اوّل

فرمائی ہے اوران نیک اعمال بجالانے کی طرف بھی توجہ رہے گی جنکے بارہ میں خداتعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں فرمایا ہے۔معاشرے کے حقوق ادا کرنے والے ہم ہونگے اور یہ اعمال پھر مزید اللہ کی رضا حاصل کرنے والا ہمیں بنائیں گے۔اور پھر خلافت کی نعمت کا بھی انہیں لوگوں سے وعدہ ہے جو اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے شرک سے بکلی پاک اور اسکے عبادت گذار ہیں۔پس اگر ہم نے اس انعام کو اپنے پر جاری رکھنا ہے جسکی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو راستے ہمیں بتائے ہیں اسمیں سب سے اہم ۵ وقت نمازوں کی ادائیگی ہے۔پس ہر عورت،مرد، بچہ، بوڑھا ہمیشہ یاد رکھے کہ اگر اسکی ۵ وقت کی نمازوں کی حفاظت نہیں اور خالص ہوکر اللہ کے آگے جھکنا نہیں تو نہ اعمال صالحہ کے اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوسکتے ہیں جو بتائے گئے ہیں، نہ اللہ کے ان انعامات سے انسان حصہ لے سکتا ہے جو عبادت کے ساتھ مشروط ہیں اس ضمن میں حضورانور نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا۔اور فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد تقویٰ کے متعلق سب سے بڑی شرط نمازوں کی ادائیگی ہے اور نمازوں کی ادائیگی اس طرح نہیں جیسے کوئی بوجھ سر سے اتارا جارہا ہے کہ جلدی جلدی ختم ہو اور پھر جاکر اپنے دنیوی کاموں میں مشغول ہوجائیں نہیں۔حضورؑ فرماتے ہیں اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم خدا کو دیکھتے ہو۔ دیکھیں جس وقت کسی بڑی ہستی کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو ایک خوف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو سب سے بالا ہستی ہے اسکی عبادت کرتے ہوئے جب ہم یہ سوچ رکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں تو کس قدر خوف کی حالت ہماری ہوگی اور یہی حالت ہے جو خالص عبادت گذار بناتی ہے لیکن چونکہ ہر ایک میں یہ حالت ایک دم پیدا نہیں ہو سکتی اسلئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھتے ہوئے اگر یہ حالت نہیں کہ سمجھو کہ خدا کو دیکھ رہے ہو تو کم ازکم یہ خیال کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے دلوں کا حال جانتا ہے جب یہ خیال ہوگا کہ سب طاقتوں کا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو اسکی عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔اس طرح خالص ہوکر عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوگی۔ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے ہوں گے کہ دنیوی کاروبار اور لذات ومقاصد کو ثانوی حیثیت دے رہے ہونگے۔اور یہ چیز ہے جو ہمیں ابناء السماء بنائے گی۔اور یہی چیز ہے جو ہمیں اس مقام پر لانے والی ہوگی کہ ہم حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جماعت میں شمار کئے جانے والے بنیں گے۔

حضور نے فرمایا یہ باتیں اسلئے بتائی جارہی ہیں کہ یہ وہ اعلیٰ معیار ہیں جنہیں حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔آگے بڑھنے والی جماعتوں کے لئے ہمیشہ بڑے ٹارگٹ مقرر ہوتے ہیں پھر اللہ کے فضل اور برکتیں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتے ہیں۔پس جو ہم حاصل کررہے ہیں اللہ کے فضل سے مل رہا ہے اور اللہ کا حکم نیکیوں میں آگے بڑھنے کا ہے۔پس آگے بڑھتے جائیں تو اللہ اپنے فضل سے آگے بڑھاتا جائے گا۔پھر من حیث الجماعت اللہ کے فضل سے ان انعاموں اور فضلوں کے ہم وارث بن رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے مقدر فرمائے ہیں۔اللہ کے فضل سے ایسے لوگ جماعت میں بہت ہیں جو اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے ہیں۔لیکن حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنی جماعت کی اکثریت کو اس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: خلافت سے تعلق کے جذبے کو اپنی اولاد میں بڑھاتے چلے جانا ہے اور اسکے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہمیشہ یادرکھیں کہ عبادت اور نیک اعمال اسکے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

فرمایا: یہاں آپکے مختلف مذاہب والوں سے تعلقات ہیں جسکی وجہ سے غلط رسمیں بھی راہ پاجاتی ہیں ان سے اپنے آپکو بچائیں یہاں کے لوگ اللہ کے فضل سے تعلیم یافتہ ہیں اس تعلیم کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے استعمال کریں۔دینی تعلیم کا حصول بھی آپکا اہم مقصد ہونا چاہئے۔تاکہ ایمان کے ساتھ بچوں میں بھی دین سے تعلق پیدا کرکے انکی بھی حفاظت کرنے والے ہوں تاکہ آئندہ نسلوں کا ایمان بھی ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والا ہو۔پھر اس دینی علم کو استعمال کرکے دعوت الی اللہ میں بھی اہم کردار ادا کرنے والے بنیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق دی ہے اس پیغام کو خاص کوشش وجدوجہد سے آگے پہنچائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اس حصہ کی آبادی کو لانے کی کوشش کریں۔اب دنیا کی اصل نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے میں ہی ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بھیجا ہے۔

اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلانا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے۔ایک کوشش کے ساتھ اسکو پھیلانے کی طرف توجہ کریں۔دنیا کی توجہ اب پہلے سے بڑھکر احمدیت کی طرف ہورہی ہے۔پس اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے۔اسلئے دعاؤں کی طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔یہی ہے جو انشاء اللہ ہماری کامیابی کا باعث بنے گی۔اللہ تعالیٰ اسکی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

☆

مسرورِ جہان آئے

خلافت کا تاج پہنے امامِ جہان آئے
جلّو میں اپنے لے کر قدُّوسیان آئے

ہے منتظر یہ بستی قدوم میمنت کی
اَے کاش کپکے پیریں مسرور جہان آئے

درویش دھو چکے ہیں راہوں کو آنسووں سے
بیٹھے شمعیں جلائے وہ دُھونیا رمائے

پھر ہے قادیان پر خلافت کا نور چمکا
ہے ساعت نیک آئی جب آخرین آئے

اللہ کرے حفاظت سفر و حضر میں ہر دم
فرشتوں کے ساتھ آئے بسلامت رحمان لائے

خورشید کی دعا کو مالک! قبول کر لے
ان پہ رہیں ہمیشہ فضلوں کے تیرے سائے

(خورشید احمد پربھاکر، درویش، قادیان)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۸ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب آف والتھم فارسٹ ۹ر ستمبر کو ۵۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نہایت نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب: ۱-مکرمہ طاہرہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ مکرم کموڈور سید ناصر احمد شاہ صاحب ۱۸ر جولائی کو لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ نیک طبع، باوفا اور نہایت مخلص خاتون تھیں اور لجنہ کراچی کی فعال ممبر تھیں۔ہر جماعتی کام میں بڑے شوق اور دلی رغبت سے حصہ لیتیں۔مرحومہ حضرت نواب محمد دین صاحب کی پوتی تھیں، جنہوں نے مرکز احمدیت ربوہ کی زمین حاصل کرنے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

۲-مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالمنان ناصر صاحب آف کیمبرج، کینیڈا ۲۵ر مئی کو وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ نیک، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔

۳-مکرمہ اہلیہ صاحبہ محترم قادر بخش صاحب ریٹائرڈ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور غریبوں کی ہمدرد، نیک خاتون تھیں۔

۴-مکرمہ والدہ صاحبہ محترم عزیز احمد بھٹی صاحب آف ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۹ر جولائی کو دل کے حملہ سے وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔انہیں حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے خاندان کی پرانی خادمہ ہونے کی سعادت حاصل تھی۔

۵-مکرم حمید احمد صاحب آف جرمنی ۲۷ر اپریل کو وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نیک سیرت، نہایت صابر وشاکر، خاموش طبع غریبوں کے ہمدرد اور دیندار انسان تھے۔آپ نے تقریباً ۱۹ سال اپنے حلقہ کی جماعت Ginsheim میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرمہ زینت حمید صاحبہ (سابق صدر لجنہ جرمنی) کے شوہر تھے۔

۶-مکرم محمد امین صاحب آف سپین ۱۵ر اگست کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ محترم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے کہنے پر ۱۹۷۷ء میں سپین آئے تھے۔نہایت ہمدرد، سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے خادم سلسلہ تھے۔مرحوم کے ایک بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب اس وقت امیر جماعت سپین کے طور پر جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

۷-مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف چونڈہ حال ربوہ ۲۴ر جولائی کو ۸۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔غریبوں کا خیال رکھنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔چونڈہ میں قیام کے دوران مربیان اور مرکز سے آنے والے مہمانوں کے قیام وطعام کا پورا خیال رکھتی تھیں۔

۸-مکرم عبداللطیف احمد صاحب ابن مکرم محمد بوٹا صاحب صدر جماعت چک نمبر ۲۳۳ ر۔ب کوٹلی جھنڈا سنگھ۔ضلع فیصل آباد۔۱۰ر مئی کو ۵۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم باوفا اور مخلص انسان تھے۔غرباء کے ہمدرد اور جماعتی کاموں نیز مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔آپ نے اپنے گاؤں میں بحیثیت صدر جماعت خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی منجھلی ہمشیرہ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ بعمر ۸۴ سال وفات پاگئی ہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔مرحومہ نے اپنی اولاد کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ احمدیت کی مخالفت میں مخالفین نے احمدیہ مسجد چک ۸۷ شمالی سرگودھا کو جلانے کی کوشش کی یہ واقعہ گاؤں کے دونوں احمدی گھرانوں کو ایمان میں بڑھانے کا سبب بنا۔

مرحومہ قادیان آنے کی شدید تڑپ رکھتی تھیں۔مگر لمبی بیماری کے باعث یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔خدا تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ان کی اولاد کو صبر وثبات اور دیگر نیکیوں پر قائم رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔اپنے والدین کی ساری اولاد میں سے صرف خاکسار اکیلا باقی رہ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ صحت والی عمر دے اور انجام بخیر فرمائے۔

(خورشید احمد پربھاکر درویش، قادیان)

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

تعالیٰ کے فضل سے یو.کے. کے جلسہ تک درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہوگئی۔''

فرمایا:'' آج وصیت کے نظام کو ۱۰۰ سال پورے ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی ۱۰۰ سال پورے ہوگئے ہیں۔''

فرمایا'' اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو! خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن تابناک چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے۔ پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز اور ثمر دار شاخیں بنتے چلے جاؤ۔ تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اس مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تم نے لہرانا ہے۔''

خطاب جلسہ سالانہ قادیان برائے مستورات ۲۷/دسمبر ۲۰۰۵ء

☆-'' ہر احمدی عورت یہ عزم کرے کہ اس نے ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمیشہ بھروسہ اور توکل رکھنا ہے۔''

☆-لجنہ کے نظام کو تربیت کے معاملہ میں بھی فعال ہونا چاہئے، معمولی سی بھی ایسی حرکت نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو۔

☆-اپنے مفاد کی خاطر جھوٹ نہ بولا جائے بچوں کے رشتوں میں جھوٹ سے کام نہ لیا جائے۔ اپنے اندر قناعت پیدا کریں۔ بدعتوں اور رسومات سے پرہیز کریں، نظام جماعت کا احترام کریں۔

☆- بچے کی ہر غلطی پر اس کو سمجھانا چاہئے۔

☆-اگر احمدی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہو جائیں۔ ہر لمحہ اور ہر آن اُن کے پیش نظر صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو، ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والی ہوں تو انشاء اللہ ہمیں احمدیت کی آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ملتی رہے گی۔''

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۸/دسمبر ۲۰۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم سمجھاتے ہوئے فرمایا:

'' آج اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی صحیح پہچان ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر کوئی چلنے والے ہیں تو وہ احمدی ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس کا صحیح فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے۔''

فرمایا: '' آج آپ ہیں جنہوں نے خاتم النبیین اور محسن انسانیت کے صلح، آشتی اور محبت کے پیغام کو مشرق میں بھی پہنچانا ہے اور مغرب میں بھی پہنچانا ہے اور شمال میں بھی پہنچانا ہے اور جنوب میں بھی پہنچانا ہے اور تمام دنیا کے انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا۔'' (بدر ۲۶/جنوری ۲۰۰۵ء)

خطبہ جمعہ ۳۰/دسمبر ۲۰۰۵ء

حضور اقدس نے اس خطبہ جمعہ میں ایم.ٹی.اے. کے کارکنان کے لئے دُعا کی درخواست کی جن کو قادیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆-تمام کارکنان نے بڑے اچھے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی ڈیوٹیاں دیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ فرمایا:

'' اس دفعہ قادیان کے جلسہ پر ۷۰ ہزار کی حاضری تھی جو اب تک قادیان کے جلسوں میں ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ سات آٹھ ہزار شاید باہر کے ملکوں سے آئے ہوں گے باقی تمام یہیں کے تھے۔''

☆-حضور انور نے اس خطبہ میں حکومت کی انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر طرح تعاون دیا۔ اور فرمایا:

'' احمدیت کی فتح جو ہم دیکھ رہے ہیں وہ جلد قریب آ جائے۔ پس آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جھولیاں بھرتے ہوئے شکر گزار بندے بنتے چلے جائیں۔ پس حقوق اللہ ادا کریں اور حقوق العباد بھی ادا کریں اور خدا کے شکر گزار بندے بنتے چلے جائیں۔'' (الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۲۰۰۶ء)

خطبہ جمعہ ۶/جنوری ۲۰۰۵ء

اس تاریخی خطبہ جمعہ میں حضور انور نے قادیان دارالامان سے وقف جدید کے ۴۹ ویں سال کا بابرکت اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

'' اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں، ہر قصبہ میں ہماری مسجد ہو ہمارا مربی ہو اور اس کے لئے جماعت کو مالی قربانی کرنی پڑے گی۔''

فرمایا: '' ہندوستان میں قریباً پونے بارہ صد معلمین مبلغین وقف جدید کے تحت کام کر رہے ہیں لیکن ابھی بھی میرے نزدیک کافی نہیں ہیں۔''

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار بتائی۔

خطبہ جمعہ ۱۳/جنوری ۲۰۰۶ء

۱۳/جنوری کا خطبہ جمعہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بھارت ۲۰۰۵-۲۰۰۶ء کا آخری خطبہ تھا اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی

واٰخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم کی تلاوت کی اور اس آیت کے حوالے سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کا ذکر کر کے ان کی عظیم قربانیوں کا ذکر کیا اور پھر فرمایا:

'' یہ تمام واقعات تاریخ میں اس لئے محفوظ کئے گئے ہیں کہ ہمیں توجہ دلاتے رہیں کہ تمہارے بزرگ اس طرح اپنی اصلاح نفس کرتے رہے ہیں۔ بیعت میں آنے کے بعد محبت کے ایسے معیار دکھاتے رہے ہیں۔ تم بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو تا کہ یہ آخرین کے اخلاص و وفا کا زمانہ تا قیامت چلتا رہے اور انشاء اللہ یہ چلتا رہنا ہے۔''

فرمایا: '' پس قادیان میں رہنے والوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص و ایمان میں مضبوطی عطا فرمائے آمین۔'' (بدر ۱۹/جنوری ۲۰۰۶ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قادیان قیام کے دوران جو بھی بصیرت افروز ایمان افروز نصائح ہمیں فرمائی ہیں اور اس مرتبہ بھی حضور اقدس جو نصائح ہمیں فرمائیں گے ہم قادیان اور ہندوستان والے ان کو حرز جان بنالیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور حضور کے دور سعید میں اسلام احمدیت کے روحانی غلبہ کو تمام دنیا میں پھیلا دے۔ آمین۔ (منیر احمد خادمؔ)

☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ 9

نہیں ہوتی۔ پس جلسہ کی برکات حاصل کرنے اور اُن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے چاہئے کہ تم ان ایام میں ذکر الٰہی زیادہ کرو۔'' (الفضل ۹/جنوری ۱۹۵۵ء)

'' تم نے لوگوں کے قلوب تک پہنچنا ہے اور اُس کے لئے تمہیں فرشتوں کی ضرورت ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کی مدد اُس وقت آتی ہے جب تم ذکر الٰہی اور عبادت کرو۔ پس تم ان ایام کو ذکر الٰہی اور عبادت میں صَرف کرو اور آنے والوں کو بھی سلجھاؤ۔ شاید بعد میں آنے والے پہلے آنے والوں سے زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔ (الفضل ۹/جنوری ۱۹۵۵ء)

ہر قسم کی تکالیف کے باوجود جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرو

حضورؓ فرماتے ہیں: '' جلسہ سالانہ میں شمولیت ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن اُنہیں یہ سمجھ کر آنا چاہئے کہ یہاں گرد و غبار اُڑے گا۔ جگہ کی قلت ہوگی۔ پانی کی دقت ہوگی، کھانے کی دقت ہوگی۔ یہ سب چیزیں ہوں گی۔ اور آئندہ سالوں میں ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ان دقتوں کو کم سے کم کیا جائے۔ لیکن وہ لوگ مبارک ہوں گے جو اس دقتوں کے باوجود جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے اور تکالیف اُٹھا کر اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیں گے۔'' (الفضل ۱۹/دسمبر ۱۹۵۰ء)

مہمان کارکنوں کیلئے مشکلات پیدا نہ کریں

حضورؓ فرماتے ہیں:'' میں آنے والوں سے... کہتا ہوں کہ وہ اکٹھے رہیں اور علیحدہ علیحدہ ٹھہر کر کارکنوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں۔'' (الفضل ۱۹/دسمبر ۱۹۵۴ء)

جلسہ سالانہ کے دنوں میں اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھیں

حضورؓ فرماتے ہیں: '' آج کل خشک سردی پڑ رہی ہے اور اس سے نمونیہ وغیرہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے اپنے اوقات کو اس طرح خرچ کریں اور یہاں اس طرح اپنے دن گزاریں کہ آپ کو بلا وجہ موسم کی شدّت کا مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ جان بڑی قیمتی ہوتی ہے۔ آپ کو تو خود تجربہ ہے کہ ایک ایک احمدی بنانے میں کتنے مہینہ لگ جاتے ہیں۔ پس ایک احمدی کا اپنی جان بچانا کوئی معمولی بات نہیں کیونکہ وہ آسانی سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ بڑی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ (الفضل ۲۱/جنوری ۱۹۵۳ء)

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 57 Thursday 4 December 2008 Issue No. 49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

پاکستان میں قیام خلافت کے لئے
بریلوی صحافت کی چیخ و پکار

(محترم دوست محمد صاحب شاہد، مؤرخ احمدیت)

ماہنامہ ''عرفات'' جامعہ نعیمیہ ستمبر 2006ء کا ایک عبرت انگیز مقالہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت دردناک الفاظ میں بدقسمت مکفر علماء کو انتباہ فرمایا تھا ؎

مفت میں ملزم خدا کے مت بنو اے منکرو
یہ خدا کا ہے۔ نہ ہے یہ مفتری کا کاروبار
یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

ماہنامہ لکھتا ہے:

''ہم ایک عرصہ سے یاددہانی کراتے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ اور رسول اللہ کے ایک وقت پر برپا کردہ نظام خلافت کو پھر بحال کیا جائے۔ اس لئے کہ امتی سطح پر مسلمانان عالم کا متحد ہونا اس کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم نادانی میں اسے گم کر بیٹھے ورنہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو نظام زندگی عطا کر رکھا ہے وہ ہے ہی اتحاد و یکجہتی کی اعلیٰ ترین صورت پوری اسلامی دنیا کی باگ ڈور اس خلیفۃ المسلمین کے ہاتھ میں ہونا کہ جس کی اطاعت مشروط سہی لازمی ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی اتحاد کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ دورِ نبوت قائم کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اور ان کے ساتھیوں نے نظام خلافت درجنوں قبائلی سرداروں سے اقتدار چھین کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خلیفۃ المسلمین کے ہاتھ میں تھمایا تھا، کتنے پگلے نکلے ہم، ایک خلیفۃ المسلمین سے اقتدار چھین کر آج 57 مسلم حکمرانوں کو خود پر مسلط کئے ہوئے ہیں۔ قرآن وسنت کی رو سے ایک وقت پر مسلمانوں کے دو سربراہان کی اجازت نہیں اور ہم ہیں کہ 57 متحارب سربراہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ابھی کل ہی ان میں سے ایک کا بیان تھا کہ ''ہم لبنان کی خاطر جنگ میں کیوں کُودیں۔ عوام کا بجٹ جنگ میں کیوں ضائع کریں''۔ موجودہ نظام میں مسلمانوں کے امتی سطح پر متحد ہونے کی امید رکھنا پانی سے مکھن برآمد کرنے کے مترادف ہے۔

غلطی آج نہیں ہوئی، تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اس وقت ہوئی جب نظام خلافت راشدہ کو چلتا کر کے ملوکیت نے ڈیرے آجمائے۔ خلافت سے ملوکیت کی طرف جانا اصل میں اتحاد سے انتشار کی طرف جانا تھا۔ چنانچہ ملوکیت سے ملوکیتیں، ملوکیتوں سے طوائف الملوکی، طوائف الملوکی سے دور غلامی اور دورِ غلامی سے آج کے دورِ بے بسی۔ جوں جوں خلافت راشدہ سے دور ہوتے گئے، انتشار کا گراف چڑھتا ہی گیا۔ اُڑ گئی ہم مسلمانوں کی ہوا منتشر ہو کر۔ پورا منظر آج ہمارے سامنے ہے۔ لبنان میں حزب اللہ اکیلے جب کہ حزب الشیطان والے سب مل کر لڑ رہے ہیں۔ پوری دنیا کے مسلمان ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ کچھ مسلمانوں کو صلیبی قومیں متحد ہو کر کچل رہی ہیں لیکن باقی مسلم عوام بے بسی کی تصویر بنے ہوئے ہیں تو مسلم حکمران بے حسی کی۔

نظام خلافت کے بغیر تو آج کے مسلمان جزوی دین بلکہ بے دینی سے سمجھوتہ کئے ہوئے ہیں۔

کیا قرآن میں کہیں ہے کہ کوئی دین اسلام ایسا بھی ہے کہ جس میں نہ خلیفۃ المسلمین ہو، نہ اولوالامر ہوں، نہ شوریٰ ہو، نہ امت مسلمہ جو اقوام میں بٹ گئی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو دین امت کے سپرد کر کے گئے تھے وہ کیا ان اداروں کے بغیر تھا؟ آج ہمارے اختیار کردہ دین میں کیا خلیفۃ المسلمین اور دوسرے مذکورہ ادارے جو خلیفۃ المسلمین کے ہوتے ہوئے ہوتے ہیں، موجود ہیں؟ ان اداروں کی عدم موجودگی میں کیا دین نامکمل، ناقص اور آدھا پونا نہیں رہ جاتا؟ کیا قرآن صاف صاف مطلع نہیں کرتا کہ آدھے پونے دین کو اختیار کرنا اس دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب کا باعث ہے؟ (البقرة: 85)

نظام خلافت کے بغیر تو ہم قرآن مجید کے بیشتر احکامات پر عمل کرنے کے قابل ہی نہیں رہے۔ قرآن کہتا ہے کہ مشرکوں کے ساتھ سب مل کر اس طرح لڑیں جیسے کہ سب مشرک اکٹھے ہو کر لڑتے ہیں۔ (التوبة: 36) لیکن ہم اس حکم کی صریحاً نافرمانی کر رہے ہیں۔

قرآن مجید میں آیا کہ اتنی عسکری تیاری کرو کہ دشمنان اسلام سہمے رہیں (الانفال: 60) لیکن ہم تو اس کے برعکس اپنے دفاع تک کے لئے اسلحہ اغیار سے لیتے ہیں۔

قرآن مجید میں آیا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور متفرق نہ ہو جاؤ (آل عمران: 103) لیکن ہم تو منتشر ہیں۔

نظام خلافت کے بغیر ہم غلبہ دین حاصل نہیں کرسکتے، سود سے نہیں بچ سکتے، حدود نافذ نہیں کرسکتے۔

غرضیکہ قرآن مجید کے بیشتر احکام کو یوں جیسے معطل کئے ہوئے ہیں۔ بنابریں رسول صلی اللہ علیہ وسلم روز محشر اللہ کے حضور شکایت کریں گے کہ ''اے اللہ، ایک وقت پر میری قوم نے قرآن مجید کو متروک و معطل کئے رکھا''۔ (الفرقان: 30)

غور کرو! مسلمان بھائیو اور بہنوں جب اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نظام خلافت تلپٹ ہو چکا ہے اور اس کے تلپٹ ہونے نے ہمیں اس قابل ہی نہیں رہنے دیا کہ ہم پورے کے پورے دین اسلام میں داخل ہو سکیں تو ایسے میں ہمارے یہ سجدے، قرآن خوانیاں، نعت خوانیاں، وعظ و نصیحت، ذکر، خطبے، دار العلوم وغیرہ کس کن؟ ہم لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں لیکن جب ہماری سمت ہی درست نہیں اور موجودہ باطل نظام کو بدلنے کے لئے ہم کوشاں ہی نہیں ہو رہے جس طرح کہ کوئی...... پانی کی بجائے تیل پیتا چلا جائے اور بیمار سے بیمار تر ہوتا جائے، ہمارا دشمن ہمارا وہ بگڑا ہوا نظام ہے جس میں ہم رہ بس رہے ہیں۔ ہماری دنیا و آخرت کی سرخروئی اسی طرح اس کے بدلنے میں ہے جیسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں نے اس وقت کے بگڑے ہوئے نظام کو نظام خلافت سے بدلا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 18/جولائی 2008ء صفحہ: 13)

❁ ❁ ❁

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹/دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹/دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰/دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)